مذکرۂ نحو میر

سوال وجواب کے آئینہ میں

﴿برائے عربی اول﴾

حسبِ ایماء

حضرت مولانا سید حبیب اللہ مدنی صاحب دامت برکاتہم العالیہ
صدر جمعیۃ علماء ضلع سہارنپور (یوپی)

شعبۂ نشرواشاعت

مولانا حسین احمد مدنی مدرسہ انبھٹہ پیر ضلع سہارنپور (یوپی)

پیش لفظ

الحمد للہ ! علم نحو اسلامی علوم کی بنیاد ہے، جس کے ذریعے قرآن وحدیث کی صحیح تفہیم ممکن ہوتی ہے، عربی زبان کے قواعد کو سمجھنے اور علمی طور پر بروئے کار لانے میں " نحو میر " کا کردار انتہائی اہم ہے، یہ کتاب صدیوں سے مدارس میں بنیادی نصاب کا حصہ رہی ہے اور اپنی سادگی اور جامعیت کے باعث طلبہ کو عربی زبان کی گہرائیوں تک رسائی فراہم کرتی ہے۔

مسابقہ کے لئے تیار کردہ " مذکرہ " سوال وجواب کے طرز پر مرتب کیا گیا ہے تا کہ طلبہ کو علم نحو کے پیچیدہ اصول وقواعد کو یاد کرنے اور سمجھنے میں آسانی ہو اور وہ ان قواعد کو نہ صرف سمجھ سکیں بلکہ ان کو لکھنے پڑھنے میں جاری بھی کر سکیں۔

اس طریقہ پر علم کو پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ طلبہ مسابقاتی ماحول میں اپنی علمی استعداد کو جانچ سکیں اور تحقیق ومطالع کا مادہ پیدا ہو۔

امید ہے کہ یہ مسابقہ نہ صرف طلبہ کے علمی معیار کو بہتر کرے گا بلکہ انہیں عربی زبان پر مزید مہارت عطاء کرنے کا ذریعہ بھی بنے گا۔ ان شاء اللہ

اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو بارآور بنائے اور قبول فرمائے (آمین)

حضرت مولانا حبیب اللہ مدنی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

صدر جمعیۃ علماء ضلع سہارنپور (یوپی)

مولانا حسین احمد مدنی مدرسہ انبہٹہ پیر سہارنپور

نحومیر

سوال ﴿۱﴾ نحومیر کے مصنف کا نام، کنیت، عرفیت اور تاریخ پیدائش ووفات بیان کیجئے؟

جواب ﴿۱﴾ آپ کا نام علی، کنیت اور عرفیت میر سید شریف ہے، والد کا نام محمد بن علی ہے ۲۲ شعبان ۷۴۰ ھ کو آپکی پیدائش ہوئی اور ۱۶/ ربیع الاول ۸۱۶ ھ کو وفات پائی۔

سوال ﴿۲﴾ علم نحو کی تعریف، موضوع اور غرض وغایت بتلایئے؟

جواب ﴿۲﴾ علم نحو: وہ علم ہے جس سے اسم، فعل اور حرف کو جوڑ کر جملہ بنانے کا طریقہ اور معرب ومبنی ہونے کے اعتبار سے ہر کلمہ کے آخری حرف کی حالت معلوم ہو۔

سوال ﴿۳﴾ لفظ کسے کہتے ہیں؟ اور اسکی کتنی قسمیں ہیں، ہر ایک کی تعریف مع مثال بیان کیجئے؟

جواب ﴿۳﴾ جو بات انسان کے منہ سے نکلتی ہے اسکو "لفظ" کہتے ہیں

لفظ کی دو قسمیں ہیں (۱) موضوع (۲) مہمل

(۱) موضوع: وہ لفظ ہے جسکے کوئی معنیٰ ہوں جیسے دَفْتَرٌ (کاپی)

(۲) مہمل: وہ لفظ ہے جس کے کوئی معنیٰ نہ ہوں جیسے دیز (زید کا الٹا)

سوال ﴿۴﴾ عربی زبان میں استعمال ہونے والے لفظ (لفظ موضوع) کی کتنی قسمیں ہیں، ہر ایک کی تعریف مع مثال بیان کیجئے؟

جواب ﴿۴﴾ عربی زبان میں استعمال ہونے والے لفظ موضوع کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مفرد (۲) مرکب۔

(۱) مفرد: وہ اکیلا لفظ ہے جو ایک معنیٰ پر دلالت کرے، اور اسکو کلمہ بھی کہتے ہیں جیسے۔ رَجُلٌ (مرد)

مرکب: وہ لفظ ہے جو دو یا زیادہ کلموں سے مل کر بنے۔ جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ (زید جاننے والا ہے)

سوال ﴿۵﴾ کلمہ کی کتنی قسمیں ہیں ہر ایک کی تعریف مع مثال بیان کیجئے؟

جواب ﴿۵﴾ کلمہ کی تین قسمیں ہیں (۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف

(۱) اسم: وہ کلمہ ہے جس کے معنیٰ دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم ہوں، اور تینوں زمانوں (ماضی حال اور مستقبل) میں سے کوئی زمانہ اسمیں نا پایا جارہا ہو، جیسے: رَجُلٌ (مرد)

(۲) فعل: وہ کلمہ ہے جس کے معنیٰ دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم ہوں اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس میں پایا جارہا ہو جیسے ضَرَبَ۔ (مارا)

(۳) حرف: وہ کلمہ ہے جس کے معنیٰ دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم نہ ہوں، جیسے: هَلْ (کیا)

سوال (۶) مرکب کی قسمیں بتلا کر مرکب مفید کی تعریف کیجئے نیز ساتھ ساتھ یہ بھی بتلائے کہ مرکب مفید کے دوسرے نام کیا کیا ہے؟

جواب (۶) مرکب کی دو قسمیں ہیں (۱) مرکب مفید (۲) مرکب غیر مفید

مرکب مفید کی تعریف: وہ مرکب ہے جب کہنے والا اسے کہہ کر خاموش ہو تو سننے والے کو خبر یا طلب معلوم ہو، خبر کی مثال، جیسے: اَلْقُرْآنُ مَحْفُوْظٌ

طلب کی مثال اِضْرِبْ زَیْدًا (زید کو مار)

نیز مرکب مفید کے دوسرے نام جملہ اور کلام ہیں۔

سوال (۷) مرکب مفید کی کتنی قسمیں ہیں ہر ایک کی تعریف مع مثال بیان کیجئے؟

جواب (۷) مرکب مفید کی دو قسمیں ہیں (۱) جملہ خبریہ (۲) جملہ انشائیہ۔

(۱) جملہ خبریہ: وہ جملہ ہے جسکے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جاسکے، جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ (زید عالم ہے)

(۲) جملہ انشائیہ: وہ جملہ ہے جسکے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جاسکے، جیسے: اِجْلِسْ (بیٹھ تو)

سوال (۸) جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کس کی قسمیں ہیں، نیز دونوں کی پہچان کیسے ہوگی؟ نیز یہ بھی بتائیں کہ جملہ میں کتنے جز ہوتے ہیں اور ترکیب میں انکو کیا کہا جاتا ہے؟

جواب (۸) جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ دونوں جملہ خبریہ کی قسمیں ہیں۔ جملہ اسمیہ کی پہچان یہ ہے کہ اسکا پہلا جز اسم ہوتا ہے اور جملہ فعلیہ کا پہلا جز فعل ہوتا ہے

نیز جملے کے دو جز ہوتے ہیں (۱) مسند (۲) مسند الیہ

جملہ اسمیہ کا پہلا جز مسند ہوتا ہے، ترکیب میں اسکو مبتدا کہتے ہیں اور دوسرا جز مسند الیہ ہوتا ہے ترکیب میں اسکو خبر کہتے ہیں۔

سوال (۹) اسناد کی تعریف کر کے مسند اور مسند الیہ کی تعریف مع مثال بیان کیجئے؟

جواب (۹) اسناد: دو کلموں میں سے ایک کی دوسرے کی طرف اس طرح نسبت کرنا کہ مخاطب کو پوری بات معلوم ہو۔

مسند: وہ اسم یا فعل ہے جس کی کسی اسم کی طرف اسناد کی جائے، جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ اور ضَرَبَ زَیْدٌ میں عالم اور ضَرَبَ مسند ہیں

مسند الیہ: وہ اسم ہے جسکی طرف کسی اسم یا فعل کی اسناد کی جائے، جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ اور ضَرَبَ زَیْدٌ میں زید مسند الیہ ہے۔

سوال (۱۰) جملہ انشائیہ کی کتنی قسمیں ہیں، فعل تعجب کسے کہتے ہیں اور اس کے کتنے صیغے آتے ہیں نیز مندرجہ ذیل مثالوں میں غور کر کے بتایئے کہ کونسی مثال جملہ انشائیہ کی کس قسم کی ہے: (۱) اِضْرِبْ (۲) لَاتَضْرِبْ (۳) اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا (۴) یَازَیْدُ (۵) وَاللهِ (۶) بِعْتُ بوقت عقد (۷) لَعَلَّ عَمْروًا غَائِبٌ۔

جواب (۱۰) جملہ انشائیہ کی دس قسمیں ہیں (۱) امر (۲) نہی (۳) استفہام (۴) تمنی (۵) ترجی (۶) عقود (۷) نداء (۸) عرض (۹) قسم

(۱۰) فعل تعجب۔

فعل تعجب: وہ جملہ انشائیہ ہے جو حیرت ظاہر کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو، جیسے: مَا أَحْسَنَ زَيْدًا (کیا ہی اچھا ہے زید)

فعل تعجب کے دو صیغے آتے ہیں (۱) مَا أَحْسَنَهُ (۲) أَحْسِنْ بِهٖ

مثال: ﴿۶﴾ امر کی (۲) نہی کی (۳) عرض کی (۴) ندا کی (۵) قسم کی (۶) عقود کی (۷) ترجی کی۔

سوال ﴿۱۱﴾ مرکب غیر مفید کی تعریف کیجئے اور اسکی قسمیں بتلایئے نیز مرکب اضافی کی تعریف کر کے اضافت کا مطلب اس طرح بیان کریں کہ مضاف اور مضاف الیہ بھی سمجھ میں آجاویں؟

جواب ﴿۱۱﴾ مرکب غیر مفید: وہ مرکب ہے کہ جب کہنے والا اسے کہہ کر خاموش ہو تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم نہ ہو۔

مرکب غیر مفید کی چار قسمیں ہیں (۱) مرکب اضافی (۲) مرکب توصیفی (۳) مرکب منع صرف (۴) مرکب بنائی

مرکب اضافی: وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں ایک اسم کی اضافت (نسبت) دوسرے اسم کی طرف کی جائے، جیسے: غُلَامُ زَيْدٍ

اضافت کا مطلب: ایک اسم کی دوسرے اسم کی طرف اس طرح نسبت کرنا کہ پہلا اسم دوسرے کو جر دے ان میں سے پہلے اسم کو مضاف جبکہ دوسرے اسم کو مضاف الیہ کہا جاتا ہے، جیسے: غُلَامُ زَيْدٍ میں غلام مضاف، زید مضاف الیہ ہے۔

سوال ﴿۱۲﴾ مرکب بنائی کی تعریف مع مثال بیان کیجئے؟ کہاں سے کہاں تک اعداد مرکب بنائی ہیں نیز یہ بھی بتایئے کہ اسکے اجزاء معرب ہوتے ہیں یا مبنی؟ اور مرکب بنائی کے کچھ لواحقات شمار کرائیے؟

جواب ﴿۱۲﴾ مرکب بنائی: وہ مرکب غیر مفید ہے جسمیں دو اسموں کو ملا کر ایک کر دیا گیا ہو اور دوسرا اسم کسی حرف کو شامل ہو، جیسے: احد عشر گیارہ اسکی اصل احد و عشر تھی احد عشر گیارہ سے تسعة عشر انیس تک کے اعداد مرکب بنائی ہے۔

نیز مرکب بنائی کے دونوں جز مبنی بر فتح ہوتے ہیں سوائے / اثنا عشر / کے کہ اسکا پہلا جز معرب ہوتا ہے

بہت سے الفاظ مرکب بنائی کے ساتھ لاحق کئے جاتے ہیں، جیسے: صَبَاحَ وَمَسَاءَ صبح وشام لیل و نہار رات دن حین حین وقت بوقت بیت بیت گھر گھر۔

سوال ﴿۱۳﴾ مرکب منع صرف کی تعریف کیجئے اور بتلائیں کہ اسکے اجزاء معرب ہوتے ہیں یا مبنی؟

جواب ﴿۱۳﴾ مرکب منع صرف: وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں بغیر اضافت و اسناد کے دو کلموں کو ملا کر ایک کر دیا گیا ہو اور دوسرا کلمہ کسی حرف کو شامل نہ ہو نیز اسکے دونوں جزؤں میں سے کوئی جز حرف نہ جیسے بَعْلَبَكُّ، حَضَرَ مَوْتُ اکثر علماء کے مذھب کے مطابق اسکا پہلا جز مبنی بر فتح ہوتا ہے اور دوسرا جز معرب غیر منصرف ہوتا ہے۔

سوال ﴿۱۴﴾ مرکب توصیفی کی تعریف مع مثال بیان کرنے کے بعد موصوف وصفت کی تعریف کیجئے؟

جواب ﴿۱۴﴾ مرکب توصیفی: وہ مرکب غیر مفید ہے جو دو اسموں سے مل کر بنے اور دوسرا اسم پہلے اسم یا اسکے متعلق کی حالت بیان کرے

جیسے: اَلرَّجُلُ الْعَالِمُ (عالم مرد)

موصوف: وہ اسم ہے جس کی حالت بیان کی جائے

صفت: وہ اسم ہے جو اپنے سے پہلے اسم یا اسکے متعلق کی حالت بیان کرے، جیسے: اَلرَّجُلُ الْعَالِمُ میں اَلرَّجُلُ موصوف اور اَلْعَالِمُ صفت۔

سوال ﴿۱۵﴾ مرکب غیر مفید ترکیب میں کیا بنتا ہے؟ جملہ میں کتنے کلموں کا ہونا ضروری ہے؟ نیز کلام کا صحیح ترجمہ کرنے کا کیا طریقہ ہے اور مسند و مسند الیہ کی پہچان کیسے ہوگی؟

جواب ﴿۱۵﴾ مرکب غیر مفید ترکیب میں ہمیشہ جملہ کا ایک جز (مسند یا مسند الیہ) بنتا ہے۔

نیز جملہ میں کم از کم دو لفظوں کا ہونا ضروری ہے چاہے دو کلمے لفظوں میں موجود ہوں، جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ یا ایک کلمہ لفظوں میں موجود ہو اور دوسرا کلمہ پوشیدہ، جیسے: اِضْرِبْ اسمیں أَنْتَ پوشیدہ ہے۔

کلام کا صحیح ترجمہ کرنے کے لئے مسند اور مسند الیہ کا پہچاننا ضروری ہے انکے پہچان لینے کے بعد کلام کے صحیح معنیٰ متعین ہو جاتے ہیں، مسند اور مسند الیہ کی پہچان تین باتوں سے ہوگی (۱) اسم، فعل اور حرف کا ایک دوسرے سے امتیاز (۲) معرب اور مبنی کا علم (۳) عامل اور معمول کی پہچان ان تین باتوں سے مسند اور مسند الیہ معلوم ہو جاتے ہیں۔

سوال ﴿۱۶﴾ علامات اسم شمار کرائیے اور مثال بھی دیجئے؟

جواب ﴿۱۶﴾ الف لام کا شروع میں ہونا، جیسے: الرجل۔ حرف جر کا شروع میں ہونا، جیسے: بزید۔ یا تنوین اسکے آخر میں ہو، جیسے: رجل یا مسند الیہ ہو، جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ میں زید۔ یا مضاف ہو، جیسے: غُلَامُ زَیْدٍ میں غلام۔ یا مصغر ہو، جیسے: قُرَیْشٌ یا منسوب ہو، جیسے: بغدادیٌّ۔ یا تثنیہ ہو، جیسے: رَجُلَانِ۔ یا جمع ہو، جیسے: رِجَالٌ یا موصوف ہو جیسے: جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ میں رجل یا تائے تانیث متحرکہ اسکے ساتھ ملی ہوئی ہو، جیسے: ضَارِبَةٌ۔

سوال ﴿۱۷﴾ علامات فعل شمار کرائیے اور مثال بھی دیجئے؟

جواب ﴿۱۷﴾ قد اسکے شروع میں ہو، جیسے: قَدْ ضَرَبَ۔ یا سین شروع میں ہو، جیسے: سَیَضْرِبُ۔ یا سوف شروع میں ہو، جیسے: سَوْفَ یَضْرِبُ۔ یا حرف جازم شروع میں ہو، جیسے: لَمْ یَضْرِبْ۔ یا ضمیر مرفوع متصل اسکے ساتھ ملی ہوئی ہو، جیسے: ضَرَبْتُ ضَرَبْتَ ضَرَبْتِ۔ یا تائے تانیث ساکنہ اسکے آخر میں ہو، جیسے: ضَرَبَتْ۔ یا امر ہو، جیسے: اِضْرِبْ۔ یا نہی ہو، جیسے: لَاتَضْرِبْ۔

سوال ﴿۱۸﴾ کلمات عرب کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی تعریف بیان کیجئے؟ نیز معرب و مبنی کا دوسرا نام کیا ہے اسکو بھی بیان کیجئے؟

جواب ﴿۱۸﴾ کلمات عرب کی دو قسمیں ہیں (۱) معرب (۲) مبنی

(۱) معرب: وہ کلمہ ہے جسکا آخر عوامل کے بدلنے سے بدل جائے، جیسے: جَاءَنِیْ زَیْدٌ رَأَیْتُ زَیْدًا مَرَرْتُ بِزَیْدٍ

(۲) مبنی: وہ کلمہ جسکا آخر عوامل کے بدلنے سے نہ بدلے جَاءَنِیْ هٰؤُلَاءِ رَاَیْتُ هٰؤُلَاءِ مَرَرْتُ بِهٰؤُلَاءِ ۔میں هٰؤُلَاءِ اسلئے کہ یہ حالت رفعی حالت نصبی اور حالت جری میں ایک حالت پر ہے۔

نیز معرب کا دوسرا نام اسم متمکن ہے اور مبنی کا دوسرا نام اسم غیر متمکن ہے۔

سوال ﴿۱۹﴾ اعراب کسے کہتے ہیں؟ نیز جسکی وجہ سے اعراب آتا ہے اسکا نام کیا ہے؟ اور علم نحو میں محل اعراب کس کو ٹھرایا گیا ہے؟

جواب ﴿۱۹﴾ اعراب: وہ حرکت یا حرف علت ساکن ہے جسکے ذریعہ معرب کا آخر بدلتا ہے، جیسے: جَاءَنِیْ زَیْدٌ رَاَیْتُ زَیْدًا اور مَرَرْتُ بِزَیْدٍ میں زید معرب کا آخر فتح اور کسرہ کے ذریعہ بدل رہا ہے۔

جسکی وجہ سے معرب کا آخر بدلتا ہے اسکا نام عامل ہے، جیسے: مذکورہ مثالوں میں جَاءَ ,رأی اور ب عامل ہیں۔علم نحو میں محل اعراب معرب کا آخری حرف ہے۔

سوال ﴿۲۰﴾ اسم متمکن اور اسم غیر متمکن کی تعریف بیان کیجئے؟

جواب ﴿۲۰﴾ اسم متمکن: وہ اسم ہے جو اپنے علاوہ کے ساتھ مرکب ہو اس طور پر کہ وہاں عامل موجود ہو اور مبنی الاصل سے مشابہت نہ رکھتا ہو، جیسے: جَاءَ زَیْدٌ میں زَیْدٌ۔

اسم غیر متمکن: وہ اسم ہے جو عامل کے ساتھ مرکب نہ ہو یا مبنی الاصل سے مشابہت رکھتا ہو، جیسے: جَاءَ هٰذَا میں هٰذَا اور تنہا زید عمر بکر وغیرہ۔

سوال ﴿۲۱﴾ کلام عرب میں کتنی چیزیں معرب ہیں اور کتنی چیزیں مبنی ہیں؟

جواب ﴿۲۱﴾ کلام عرب میں دو چیزیں معرب ہیں (۱) اسم متمکن جبکہ ترکیب میں واقع ہو۔ (۲) فعل مضارع جبکہ نون جمع مونث اور نون تاکید سے خالی ہو۔

اور کلام عرب میں یہ چیزیں مبنی ہیں (۱) فعل ماضی (۲) امر حاضر معروف (۳) تمام حروف (۴) فعل مضارع نون جمع مونث اور نون تاکید کے ساتھ مبنی ہے (۵) اسم غیر متمکن مبنی ہے۔

سوال ﴿۲۲﴾ اسم غیر متمکن کی کتنی قسمیں ہیں؟ ضمیر کی تعریف بیان کرنے کے بعد اسکی قسمیں بھی بتلائیے؟

جواب ﴿۲۲﴾ اسم غیر متمکن کی آٹھ قسمیں ہیں (۱) مضمرات (۲) اسمائے اشارہ (۳) اسمائے موصولہ (۴) اسمائے افعال (۵) اسمائے اصوات (۶) اسمائے ظروف مبنیہ (۷) اسمائے کنایہ (۸) مرکب بنائی۔

ضمیر: وہ اسم غیر متمکن ہے جو متکلم یا مخاطب یا ایسے غائب پر دلالت کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو جسکا ذکر لفظاً یا معنیً یا حکماً ہو چکا ہو، جیسے: أَنَا (میں) أَنْتَ (تو) هُوَ (وہ) ضَرَبْتُ (میں نے مارا) إِيَّايَ (خاص مجھکو)

ضمیر کی پانچ قسمیں ہیں (۱) مرفوع متصل (۲) مرفوع منفصل (۳) منصوب متصل (۴) منصوب منفصل (۵) مجرور متصل

سوال ﴿۲۳﴾ کل کتنی ضمائر ہے؟ ضمیر مرفوع متصل ومنفصل کی تعریف کرنے کے بعد یہ بتاؤ کہ یہ ضمیریں ترکیب میں کیا واقع ہوتی ہے؟

جواب ﴿۲۳﴾ کل ضمائر ستر ہیں

ضمیر مرفوع متصل: وہ ضمیر مرفوع ہے جو عامل رافع فعل سے ملی ہوئی ہو۔

ضمیر مرفوع منفصل: وہ ضمیر مرفوع ہے جو عامل رافع سے ملی ہوئی نہ ہو۔

ضمیر مرفوع متصل فعل کے آخر میں آتی ہے اور ترکیب میں فاعل یا نائب فاعل واقع ہوتی ہے جیسے ضرب، ضربا

ضمیر مرفوع منفصل ترکیب میں مبتدا، خبر فاعل یا نائب فاعل واقع ہوتی ہے، جیسے: اَنَا مُسْلِمٌ۔

سوال ﴿۲۴﴾ ضمیر منصوب متصل و منفصل کی تعریف کیجئے؟ اور ضمیر منصوب متصل کتنی ہیں انکو بیان کیجئے؟ نیز کون کون سی ضمائر ترکیب میں مفعول بہ واقع ہوتی ہیں؟

جواب ﴿۲۴﴾ ضمیر منصوب متصل: وہ ضمیر منصوب ہے جو عامل ناصب سے ملی ہوئی ہو، جیسے: ضربك

ضمیر منصوب منفصل: وہ ضمیر منصوب ہے جو عامل ناصب یعنی فعل سے ملی ہوئی نہ ہو۔

ضمیر منصوب متصل چودہ ہیں، یَ، نَا، كَ، كُمَا، كُمْ، كِ، كُمَا، كُنَّ، ہٗ، ھُمَا، ھُمْ، ھَا، ھُمَا، ھُنَّ

نیز دو طرح کی ضمیر ترکیب میں مفعول بہ بنتی ہیں (۱) ضمیر منصوب متصل (۲) ضمیر منصوب منفصل۔ اول کی مثال ضَرَبَنِیْ ثانی کی مثال إِيَّاكَ ضَرَبْتُ۔

سوال ﴿۲۵﴾ ضمیر مجرور متصل کی تعریف کرنے کے بعد یہ بتلائیے کہ یہ ضمائر ترکیب میں کیا واقع ہوتی ہیں؟

جواب ﴿۲۵﴾ ضمیر مجرور متصل: وہ ضمیر مجرور ہے جو عامل جار سے ملی ہوئی ہو۔

یہ ضمائر اکثر اسم کے بعد آتی ہیں تو ترکیب میں مضاف الیہ واقع ہوتی ہیں، جیسے: قَلَمِیْ۔ اور اگر حرف جر کے بعد آئیں تو ترکیب میں مجرور واقع ہوتی ہیں، جیسے: لی۔

سوال ﴿۲۶﴾ اسم اشارہ اور مشار الیہ کسے کہتے ہیں؟ اور اسمائے اشارہ کیا ہیں؟

جواب ﴿۲۶﴾ اسم اشارہ: وہ اسم غیر متمکن ہے جو کسی محسوس چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو۔

مشار الیہ: وہ اسم ہے جسکی طرف اشارہ کیا جائے، جیسے: ھٰذَا الْقَلَمُ میں اَلْقَلَمُ

اسمائے اشارہ یہ ہیں: ذَا (واحد مذکر کے لئے) ذَانِ ذَيْنِ (تثنیہ مذکر کے لئے) تَا، تِیْ، تِهٖ، تِہِیْ، ذِہٖ، ذِہِیْ (واحد مؤنث کے لئے) تَانِ اور تَيْنِ (تثنیہ مؤنث کے لئے) أُولَاءِ مد کے ساتھ اور أُولٰی بغیر مد کے ساتھ (جمع مذکر و مؤنث کے لئے)

سوال ﴿۲۷﴾ اسم موصول، صلہ اور صدر صلہ کی تعریف کیجئے اور ساتھ ساتھ یہ بھی بتائے کہ اسمائے موصولہ کیا ہیں؟

جواب ﴿۲۷﴾ اسم موصول: وہ اسم غیر متمکن ہے جو بغیر صلہ کے جملہ کا جز تام نہ بن سکے۔

صلہ: وہ جملہ خبریہ یا شبہ جملہ ہے جو اسم موصول کے بعد اسکے معنیٰ پورا کرنے کے لئے لایا جائے۔

صدر صلہ: وہ اسم یا فعل ہے جو صلہ کے شروع میں ہو خواہ مسند ہو یا مسند الیہ، جیسے: جَاءَ الَّذِيْ اَبُوْهُ عَالِمٌ میں اَبُوْهُ صدر صلہ ہے۔

اسمائے موصولہ یہ ہیں: اَلَّذِيْ (واحد مذکر کے لئے) اَللَّذَانِ اَللَّذَيْنِ (تثنیہ مذکر کے لئے) اَلَّذِيْنَ (جمع مذکر کے لئے) اَلَّتِيْ (واحد مؤنث کے لئے) اَللَّتَانِ اَللَّتَيْنِ (تثنیہ مؤنث کے لئے) اَللَّاتِيْ اَللَّوَاتِيْ (جمع مؤنث کے لئے) ما (غیر ذوی العقول کے لئے) مَنْ (ذوی العقول کے لئے) اَيٌّ اَيَّةٌ الف لام بمعنیٰ اَلَّذِيْ اسم فاعل اور اسم مفعول میں، جیسے: اَلضَّارِبُ وَالْمَضْرُوْبُ ذُوْ بمعنیٰ اَلَّذِيْ بنی طے کی لغت میں۔

سوال ﴿۲۸﴾ اَيٌّ اور اَيَّةٌ جو کہ اسمائے موصولہ میں سے ہے انکے معرب و مبنی ہونے کا کیا ضابطہ ہے؟

جواب ﴿۲۸﴾ اگر انمیں تین باتیں پائی جائیں تو یہ مبنی برضمہ ہوتے ہیں ورنہ معرب، اور وہ تین باتیں یہ ہیں (۱) یہ مضاف ہو (۲) صدر صلہ مبتدا الشکل ضمیر ہو (۳) وہ ضمیر لفظوں سے حذف ہو فقط دل میں موجود ہو، جیسے: اَزْجُرْ اَيُّهُمْ آخِذٌ مَالَكَ (میں ڈانٹوں گا ان میں سے اس شخص کو جو لینے والا ہے تیرے مال کو) اسکی اصل اَيُّهُمْ هُوَ اٰخِذٌ مَالَكَ ہے۔

سوال ﴿۲۹﴾ اسم فعل کسے کہتے ہیں؟ اور اسم فعل کی کتنی قسمیں ہیں؟ نیز رُوَيْدَ، هَيْهَلْ، شَتَّانَ، سَرْعَانَ، ان مثالوں میں کون بمعنیٰ فعل ماضی ہے اور کون بمعنیٰ امر حاضر؟

جواب ﴿۲۹﴾ اسم فعل: وہ اسم غیر متمکن ہے جو فعل کے معنیٰ میں ہو اور فعل کی علامتوں کو قبول نہ کرتا ہو۔

اسم فعل کی دو قسمیں ہیں (۱) اسمائے افعال بمعنیٰ امر حاضر (۲) اسمائے افعال بمعنیٰ فعل ماضی

رُوَيْدَ بمعنیٰ اَمْهِلْ هَيَّهَلْ بمعنی خُذْ دونوں بمعنیٰ امر حاضر ہیں اور شَتَّانَ بمعنی اِفْتَرَقَ سَرْعَانَ بمعنیٰ سَرِعَ دونوں بمعنیٰ فعل ماضی ہیں۔

سوال ﴿۳۰﴾ اسم صوت کی تعریف کیجئے؟

جواب ﴿۳۰﴾ اسم صوت: وہ اسم غیر متمکن ہے جس کے ذریعہ کسی چیز کی آواز نقل کی جائے یا کسی چوپائے کو آواز دی جائے اول کی مثال جیسے: اُحْ اُحْ (کھانسی کی آواز) اُفْ اُفْ (درد کی آواز) بَخْ بَخْ (خوشی کی آواز) ثانی کی مثال، جیسے: نَخْ نَخْ (اونٹ کو بٹھانے کے لئے)

سوال ﴿۳۱﴾ اسم ظرف کی کتنی قسمیں ہیں، ہر ایک کی تعریف کیجئے؟ قَبْلُ، بَعْدُ، عَوْضُ، قُدَّامُ، خَلْفُ، تَحْتُ، فَوْقُ، یہ الفاظ کب معرب ہوتے ہیں اور کب مبنی؟

جواب ﴿۳۱﴾ اسم ظرف کی دو قسمیں ہیں (۱) ظرف زمان (۲) ظرف مکان

(۱) ظرف زمان: وہ اسم ہے جو کسی کام کے وقت پر دلالت کرے، جیسے: اِذْ، اِذَا، مَتٰی۔

(۲) ظرف مکان: وہ اسم ہے جو کسی کام کی جگہ پر دلالت کرے، جیسے: حیث، قدام۔

یہ الفاظ مضاف ہوتے ہیں اگر انکا مضاف الیہ لفظوں سے حذف دل میں موجود ہو تو مبنی برضمہ ہوتے ہیں، جیسے: صَعِدَ عَمْرٌو فَوْقُ ورنہ معرب، جیسے: صَعِدَ عَمْرٌو فَوْقَ الشَّجَرَةِ۔

سوال ﴿۳۲﴾ اسم کنایہ کی تعریف کیجئے اور اسمائے کنایہ کتنے ہیں نیز کَیْتَ اور ذَیْتَ ترکیب میں کیا واقع ہوتے ہیں؟

جواب ﴿۳۲﴾ اسم کنایہ: وہ اسم غیر متمکن ہے جو مبہم عدد یا مبہم بات پر دلالت کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ یہ چار ہیں کَمْ کَذَا کَیْتَ اور ذَیْتَ

کَمْ اور کَذَا: مبہم عدد پر بولے جاتے ہیں جیسے کَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكَ (کتنے درہم ہیں تیرے پاس) کَذَا دِرْهَمًا عِنْدِیْ اتنے درہم ہیں میرے پاس

کَیْتَ اور ذَیْتَ یہ مبہم بات پر بولے جاتے ہیں جیسے قَالَ زَیْدٌ کَیْتَ وَ ذَیْتَ زید نے ایسا ویسا کہا کَیْتَ اور ذَیْتَ ترکیب میں مفعول بہ واقع ہوتے ہیں۔

سوال ﴿۳۳﴾ اسم کی دو قسمیں، معرفہ اور نکرہ کس اعتبار سے ہیں؟ اور معرفہ کسے کہتے ہیں اسکی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب ﴿۳۳﴾ عموم و خصوص کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں معرفہ اور نکرہ ہیں

معرفہ: وہ اسم ہے جو کسی متعین چیز کے لئے وضع کیا گیا ہو۔

معرفہ کی سات قسمیں ہیں (۱) مضمرات (۲) اعلام (۳) اسمائے اشارہ (۴) اسمائے موصولہ (۵) معرفہ بندا (۶) معرفہ بالف ولام (۷) مضاف الی المعرفہ۔

سوال ﴿۳۴﴾ علم کی تعریف کیجئے: اور معرفہ بالف ولام کسے کہتے ہیں؟ کیا مضاف الی المعرفہ معرفہ کی تمام قسموں کی طرف مضاف ہو سکتا ہے؟

جواب ﴿۳۴﴾ علم: وہ اسم ہے جو کسی متعین چیز کے لئے وضع کیا گیا ہو اور اس وضع میں وہ کسی دوسرے کو شامل نہ ہو جیسے زید عمر وغیرہ۔

معرفہ بالف ولام: وہ اسم ہے جس کو الف لام داخل کر کے معرفہ بنالیا گیا ہو جیسے رَجُلٌ (کوئی مرد) نکرہ سے اَلرَّجُلُ (مرد)

مضاف الی المعرفہ معرفہ کی تمام قسموں کی طرف مضاف نہیں ہوتا بلکہ مضاف الی المعرفہ وہ اسم ہے جو معرفہ بندا کے علاوہ معرفہ کی پانچوں قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو جیسے غُلَامُه، قَلَمُ خَالِدٍ، قَلَمُ هٰذَا، قَلَمُ الرَّجُلِ، قَلَمُ الَّذِیْ عِنْدَكَ۔

سوال ﴿۳۵﴾ معرفہ بندا کی تعریف کیجئے؟ اور اسمائے اشارہ اور اسمائے موصولہ کا دوسرا نام بتلایئے؟ اور نکرہ کی تعریف کیجئے؟

جواب ﴿۳۵﴾ معرفہ بندا: وہ اسم ہے جو حرف نداء کے ذریعہ پکارے جانے کی وجہ سے معرفہ ہو گیا ہو جیسے یا رجل۔ اسمائے اشارہ اور اسمائے موصولہ کا دوسرا نام مبہمات ہے۔

نکرہ: وہ اسم ہے جو کسی غیر متعین چیز کے لئے وضع کیا گیا ہو جیسے فَرَسٌ (کوئی گھوڑا)۔

سوال ﴿۳۶﴾ مذکر و مؤنث کی تعریف کرنے کے بعد علامت تانیث کتنی ہیں انکو مع امثلہ بیان کیجئے؟

جواب ﴿۳۶﴾ مذکر: وہ اسم جس میں علامتِ تانیث نہ ہو، جیسے: رَجُلٌ (مرد)

مؤنث: وہ اسم ہے جس میں علامت تانیث ہو، جیسے: اِمْرَأَۃٌ (عورت)
علاماتِ تانیث چار ہیں (۱) تاء لفظی (۲) الف مقصورہ (۳) الف ممدودہ (۴) تاء مقدرہ
(۱) تاء لفظی: وہ تا ہے جو لفظوں میں موجود ہو، جیسے: طَلْحَۃُ۔
(۲) الف مقصورہ: وہ الف ہے جس کو ایک الف کی مقدار کھینچ کر پڑھا جائے، جیسے: حُبْلٰی (حاملہ عورت)
(۳) الف ممدودہ: وہ ہمزہ ہے جس سے پہلے الف زائد ہو، جیسے: حَمْرَاءُ
(۴) تاء مقدرہ: وہ تا ہے جو پوشیدہ ہو، جیسے: أَرْضٌ، یہ اصل میں أَرْضَۃٌ تھا أُرَیْضَۃٌ کی دلیل سے۔

سوال ﴿۳۷﴾ علامت اور ذات کے اعتبار سے مؤنث کی کتنی قسمیں ہیں ہر ایک کی تعریف بیان کیجئے؟

جواب ﴿۳۷﴾ علامت کے اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں (۱) مؤنث قیاسی (۲) مؤنث سماعی۔
(۱) مؤنث قیاسی: وہ مؤنث ہے جس میں علامت تانیث لفظوں میں موجود ہو، جیسے: اِمْرَأَۃٌ
(۲) مؤنث سماعی: وہ مؤنث ہے جس میں علامتِ تانیث لفظوں میں موجود نہ ہو محض اہل عرب سے سننے کی وجہ سے اسکو مؤنث مان لیا گیا ہو۔
ذات کے اعتبار سے بھی مؤنث کی دو قسمیں ہیں (۱) مؤنث حقیقی (۲) مؤنث لفظی۔
(۱) مؤنث حقیقی: وہ مؤنث ہے جسکے مقابلہ میں کوئی جاندار مذکر ہو، جیسے: اِمْرَأَۃٌ (عورت) اسکے مقابلہ میں رَجُلٌ (مرد) مذکر ہے۔
(۲) مؤنث لفظی: وہ مؤنث ہے جسکے مقابلہ میں کوئی جاندار مذکر نہ ہو، جیسے: ظُلْمَۃٌ (تاریکی)

سوال ﴿۳۸﴾ عدد کے اعتبار سے اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟ تثنیہ اور جمع کسے کہتے ہیں؟

جواب ﴿۳۸﴾ عدد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں (۱) واحد (۲) تثنیہ (۳) جمع
تثنیہ: وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے اور اسکے واحد کے آخر میں الف، یا یائے ما قبل مفتوح اور نون مکسور زیادہ کر دیا گیا ہو، جیسے: رَجُلَانِ رَجُلَیْنِ (دو مرد)
جمع: وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے اور اسکے واحد میں کوئی تبدیلی کی گئی ہو خواہ تبدیلی لفظاً ہو، جیسے: رَجُلٌ سے رِجَالٌ (بہت سے مرد) یا تقدیراً، جیسے: فُلْکٌ (کشتیاں)

سوال ﴿۳۹﴾ جمع کی لفظ اور معنیٰ کے اعتبار سے کتنی قسمیں ہیں؟ نیز جمع تکسیر اور جمع تصحیح کی تعریف کیجئے؟

جواب ﴿۳۹﴾ لفظ کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں (۱) جمع تکسیر (۲) جمع تصحیح اور معنیٰ کے اعتبار سے بھی جمع کی دو قسمیں ہیں (۱) جمع قلت (۲) جمع کثرت۔
جمع تکسیر: وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن سلامت نہ رہے یعنی اسکے واحد کے حروف کی ترتیب، یا حرکات، وسکنات میں کوئی لفظی یا تقدیری تبدیلی ہوئی ہو، جیسے: رِجَالٌ مَسَاجِدُ اسکا دوسرا نام جمع مکسر ہے
جمع تصحیح: وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن سلامت رہے یعنی اسکے واحد کے حروف کی ترتیب، یا حرکات وسکنات میں کوئی لفظی یا تقدیری

تبدیلی نہ ہوئی ہو، جیسے: مُسْلِمُوْنَ اور مُسْلِمَاتٌ اسکا دوسرا نام جمع سالم ہے۔

سوال ﴿۴۰﴾ جمع تکسیر کس وزن پر آتی ہے اسکا اگر کوئی قاعدہ ہو تو بیان کرو؟ اور جمع سالم کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب ﴿۴۰﴾ جمع تکسیر کے اوزان ثلاثی میں سماع سے تعلق رکھتے ہیں قاعدہ کو ان میں کوئی دخل نہیں ہے البتہ رباعی اور خماسی میں جمع تکسیر فعالل کے وزن پر آتی ہے، جیسے: جَعْفَرٌ کی جمع جَعَافِرُ اور جَحْمَرِشٌ کی جمع جَحَامِرُ پانچویں حرف کے حذف کے ساتھ۔

جمع سالم کی دو قسمیں ہیں (۱) جمع مذکر سالم (۲) جمع مؤنث سالم

سوال ﴿۴۱﴾ جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم کی تعریف مع مثال بیان کیجئے؟

جواب ﴿۴۱﴾ جمع مذکر سالم: وہ جمع ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے اور اسکے واحد کے آخر میں واؤ ما قبل مضموم، یا، یا ما قبل مکسور اور نون مفتوح زیادہ کیا گیا ہو، جیسے: مُسْلِمُوْنَ مُسْلِمِیْنَ۔

جمع مؤنث سالم: وہ جمع ہے جس کے واحد کے آخر میں الف اور تا، زیادہ کردی گئی ہو، جیسے: مُسْلِمَاتٌ۔

سوال ﴿۴۲﴾ جمع قلت اور جمع کثرت کی تعریف کیجئے؟ نیز انکے اوزان بھی بتلایئے؟

جواب ﴿۴۲﴾ جمع قلت: وہ جمع ہے جو دس یا دس سے کم پر بولی جائے اور اسکے چھ اوزان ہیں (۱) اَفْعُلٌ جیسے اَكْلُبٌ كَلْبٌ کی جمع بمعنی کتے (۲) أَفْعَالٌ، جیسے: أَقْوَالٌ قَوْلٌ کی جمع بمعنی باتیں

(۳) أَفْعِلَةٌ، جیسے: أَعْوِنَةٌ عَوَانٌ کی جمع بمعنی بہت سے میانہ سال

(۴) فِعْلَةٌ، جیسے: غِلْمَةٌ غُلَامٌ کی جمع بمعنی بہت سے غلام اور دو جمع سالم بغیر الف لام کے (۱) جمع مذکر سالم بغیر الف لام کے، جیسے: مُسْلِمُوْنَ (۲) جمع مؤنث بغیر الف لام کے، جیسے: مُسْلِمَاتٌ۔

جمع کثرت: وہ جمع ہے، جو دس سے زیادہ پر بولی جائے اور اسکے اوزان ان چھ اوزان کے علاوہ ہیں، جیسے: مَسَاجِدُ وغیرہ۔

سوال ﴿۴۳﴾ اعراب لفظی اعراب تقدیری اعراب محلی اعراب حکائی اعراب کی یہ چاروں قسمیں کس اعتبار سے ہے؟ نیز ہر ایک کی تعریف بیان کیجئے؟

جواب ﴿۴۳﴾ اعراب کی یہ چاروں قسمیں کیفیت کے اعتبار سے ہیں۔

(۱) اعراب لفظی: وہ اعراب ہے جو لفظوں میں موجود ہو، جیسے: جَاءَنِيْ زَيْدٌ رَأَيْتُ زَيْدًا اور مَرَرْتُ بِزَيْدٍ میں زید پر اعراب لفظی ہے۔

(۲) اعراب تقدیری: وہ اعراب ہے جو لفظوں میں موجود نہ ہو، جیسے: جَاءَنِيْ مُوسٰى رَأَيْتُ مُوْسٰى اور مَرَرْتُ بِمُوْسٰى میں موسیٰ پر اعراب تقدیری ہے۔

(۳) اعراب محلی: وہ اعراب ہے جو اسم مبنی پر آتا ہے اسکا مطلب یہ کہ اسم مبنی ایسی جگہ واقع ہے کہ اگر اسکی جگہ کوئی اسم معرب ہوتا ہے تو لفظاً یا تقدیراً اس پر اعراب آجاتا ہے، جیسے: جَاءَ هٰؤُلَاءِ پر اعراب محلی ہے۔

(۴) اعرابِ حکائی: وہ اعراب ہے جو اس کلمہ پر آتا ہے جسے کسی کلام سے اٹھا کر دوسرے کلام میں اسی حالت کے ساتھ ذکر کیا جائے جو اسکی پہلے کلام تھی، جیسے: نَحْوُ زَيْدٌ فِيْ قَامَ زَيْدٌ میں پہلے زید پر اعراب حکائی ہے۔

سوال ﴿۴۴﴾ اعراب کے اعتبار سے اسم کی کتنی حالتیں ہیں؟ اور اسم کے کتنے اعراب ہیں؟

جواب ﴿۴۴﴾ اعراب کے اعتبار سے اسم کی تین حالتیں ہیں (۱) حالت رفعی (۲) حالت نصبی (۳) حالت جری اور اسم کے تین اعراب ہیں (۱) رفع (۲) نصب (۳) جر

سوال ﴿۴۵﴾ اسم متمکن کی وجوہ اعراب کے اعتبار سے کتنی قسمیں ہیں؟ پہلی دوسری اور تیسری قسم کا نام بتاؤ اور انکی تعریف کرو؟ نیز تینوں کا اعراب بھی بیان کیجئے؟

جواب ﴿۴۵﴾ اسم متمکن کی وجوہ اعراب کے اعتبار سے سولہ قسمیں ہیں۔ (۱) مفرد منصرف صحیح: وہ اسم ہے جو تثنیہ، جمع اور غیر منصرف نہ ہو اور اسکا آخری حرف حرف علت نہ ہو، جیسے: زَيْدٌ

(۲) مفرد منصرف قائم مقام صحیح: وہ اسم ہے، جو تثنیہ، جمع اور غیر منصرف نہ ہو اور اسکے آخر میں واؤ یا یا ما قبل ساکن ہو، جیسے: دَلْوٌ ظَبْيٌ

(۳) جمع مکسر منصرف: وہ جمع مکسر ہے جو منصرف ہو، جیسے: رِجَالٌ ان تینوں قسموں کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ، حالت نصبی میں فتحہ، حالت جری میں کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے۔

سوال ﴿۴۶﴾ جمع مؤنث سالم اور غیر منصرف کی تعریف کیجئے؟ اور ان دونوں کا اعراب بیان کیجئے؟

جواب ﴿۴۶﴾ جمع مؤنث سالم: وہ جمع ہے جسکے آخر میں الف اور تا زائد ہو، جیسے: مُسْلِمَةٌ کی جمع مُسْلِمَاتٌ۔

اسکا اعراب حالت رفعی میں ضمہ کے ساتھ اور حالت نصبی و جری میں کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: هُنَّ مُسْلِمَاتٌ رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ

غیر منصرف: وہ ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب یا ایسا ایک سبب پایا جائے جو دو سببوں کے قائم مقام ہو

اسکا اعراب حالت رفعی میں ضمہ کے ساتھ اور حالت نصبی و جری میں فتحہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ عُمَرُ رَأَيْتُ عُمَرَ مَرَرْتُ بِعُمَرَ۔

سوال ﴿۴۷﴾ اسباب منع صرف کتنے ہیں؟ اور عدل کی تعریف کرکے اوزان بھی بیان کیجئے؟ عدل کے غیر منصرف کا سبب بننے کی کیا شرط ہے؟

جواب ﴿۴۷﴾ اسباب منع صرف نو ہیں (۱) عدل (۲) وصف (۳) تانیث (۴) معرفہ (۵) عجمہ (۶) جمع (۷) ترکیب (۸) وزنِ فعل (۹) الف ونون زائدتان

عدل: اسم کا بغیر کسی قاعدہ صرفیہ کے اپنے اصلی صیغے سے نکل کر دوسرے صیغے کی طرف چلا جانا اس طرح کے مادہ کے حروف باقی رہیں۔

عدل کے چھ اوزان ہیں (۱) فُعَلُ، جیسے: سَحَر (۲) فَعَالِ، جیسے: قَطَامِ (۳) فُعَالُ، جیسے: ثُلَاثُ (۴) مَفْعَلُ جیسے مَثْلَثُ (۵) فُعَلُ، جیسے: اُخَرُ (۶) فَعْلُ، جیسے: اَمْسِ عدل بغیر کسی شرط کے غیر منصرف کا سبب بنتا ہے۔

سوال (۴۸) وصف کی تعریف بیان کیجئے؟ وصف کی کتنی قسمیں ہیں ہر ایک کی تعریف بتلائے؟ نیز وصف کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرط کیا ہے؟

جواب (۴۸) وصف: اسم کا ایسی ذاتِ مبہم پر دلالت کرنا جس میں اس کی کسی صفت کا لحاظ کیا گیا ہو،

وصف کی دو قسمیں ہیں (۱) وصف اصلی (۲) وصف عارضی

(۱) وصف اصلی: ایسا وصف ہے جو کلمہ کے وضع کئے جانے کے وقت ہی اسمیں موجود ہو بعد میں باقی رہا ہو یا نہ رہو جیسے أَسْوَدُ (کالا) یہ سیاہ چیز کے لئے وضع کیا گیا تھا بعد میں چل کر کالے سانپ کا نام ہوگیا۔

وصف عارضی: ایسا وصف ہے جو کلمہ کے وضع کئے جانے کے وقت تو اس میں موجود نہ ہو لیکن استعمال یعنی ترکیب میں کلمہ کے اندر معنی وصفی پیدا ہو گئے ہوں، جیسے: مَرَرْتُ بِنِسْوَةٍ أَرْبَعٍ وصف کی ان دونوں قسموں میں سے وصف اصلی غیر منصرف کا سبب بنتا ہے۔

سوال (۴۹) تانیث کس کو کہتے ہیں؟ تانیث کی کتنی قسمیں غیر منصرف کا سبب بنتی ہیں؟ نیز تانیث کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرط کیا ہے؟

جواب (۴۹) اسم میں علامتِ تانیث لفظی یا تقدیری کا ہونا۔

علامت کے اعتبار سے تانیث کی چاروں قسمیں غیر منصرف کا سبب بنتی ہے، تانیث بالف مقصورہ اور تانیث بالف ممدودہ بغیر کسی شرط کے غیر منصرف کا سبب بنتی ہے، اور تانیث بالتاء اور تانیث معنوی کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرط یہ ھیکہ وہ اسم علم ہو، جیسے: طَلْحَةُ

سوال (۵۰) عجمہ کی تعریف کیجئے؟ عجمہ کے غیر منصرف کا سبب بننے کیلئے کیا شرط ہے؟

جواب (۵۰) عجمہ: عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان کا لفظ ہونا جیسے إِبْرَاهِيْمُ

عجمہ کے غیر منصرف کا سبب بننے کی دو شرطیں ہیں (۱) عجمی زبان میں علم ہو جیسے إِسْمَاعِيْلُ، قَالُوْنُ (۲) دو باتوں میں سے ایک ہو کلمہ میں یا تو تین حرف سے زائد ہوں، جیسے: ابراھیم یا تین حروف ہوں اور درمیانی حرف متحرک، ہو، جیسے: شَتَرُ (دیار بکر کے ایک قلعہ کا نام)

سوال (۵۱) جمع کے غیر منصرف کا سبب بننے کیلئے کیا شرط ہے؟ جمع منتہی الجموع کسے کہتے ہیں؟

جواب (۵۱) جمع کے غیر منصرف کا سبب بننے کیلئے دو شرطیں ہیں (۱) جمع منتہی الجموع کے وزن پر ہو (۲) اس کے آخر میں تا بشکل "ہاء" نہ ہو اگر آخر میں تا بشکل "ہاء" ہو گی تو کلمہ منصرف ہوگا، جیسے: صَيَاقِلَةٌ صَيْقَلَةٌ کی جمع بمعنی تلواریں تیز کرنے والا ۔

جمع منتہی الجموع: وہ جمع تکسیر ہے جس میں الف جمع کے بعد دو حرف ہوں، جیسے: مَسَاجِدُ، دَوَابُّ، دَابَّةٌ کی جمع یا تین حروف ہوں اور درمیانی حرف ساکن ہو، جیسے: مَصَابِيْحُ، مِصْبَاحٌ کی جمع بمعنی چراغ۔

سوال (۵۲) ترکیب کسے کہتے ہیں؟ ترکیب کے غیر منصرف بننے کے لئے کتنی شرطیں ہیں؟

جواب (۵۲) ترکیب: دو یا دو سے زائد کلموں کا ایک ہونا، اس طرح کہ دوسرا کلمہ کسی حرف کو شامل نہ ہو۔

ترکیب کے غیر منصرف کا سبب بننے کیلئے دو شرطیں ہیں (۱) ترکیب اضافی یا اسنادی نہ ہو (۲) علم ہو، جیسے: بَعْلَبَكُّ

سوال (۵۳) وزن فعل کا کیا مطلب ہے؟ وزن فعل کے غیر منصرف کا سبب بننے کیلئے کیا شرط ہے؟

جواب (۵۳) وزن فعل یعنی اسم کا فعل کے وزن پر ہونا، وزن فعل کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرط یہ ہے کہ وہ وزن یا تو فعل کے ساتھ خاص ہو، مثلاً باب تفعیل کی ماضی معروف فَعَّلَ، جیسے: شَمَّرَ (حجاج ابن یوسف کے گھوڑے کا علم) اور ثلاثی مجرد کی ماضی مجہول فُعِلَ جیسے: دُئِلَ (ایک قبیلہ کا نام) یا اسکے شروع میں حروفِ "أَتَيْنَ" میں سے کوئی حرف زائد ہو، اور آخر میں تا بشکل ہاء نہ آتی ہو، جیسے: اَحْمَدُ یَشْکُرُ تَغْلِبُ اور نَرْجِسُ۔

سوال (۵۴) الف، ونون زائدتان کا کیا مطلب ہے؟ الف، نون زائدتان کے غیر منصرف کا سبب بننے کیلئے کیا شرط ہے؟

جواب (۵۴) الف، ونون زائدتان: اسم کے آخر میں الف ونون کا زائد ہونا الف ونون زائدتان اگر اسم ذات کے آخر میں ہوں تو الف ،ونون زائدتان کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرط یہ ہے کہ وہ علم ہو، جیسے: عُثْمَانُ اور اگر اسم صفت کے آخر میں ہو تو الف ونون زائدتان کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرط یہ ہے کہ اسکی مؤنث فَعْلَانَةٌ کے وزن پر نہ آتی ہو جیسے سَکْرَانُ (اسکی مؤنث سَکْرٰی ہے بمعنی مدہوش)۔

سوال (۵۵) اسم ذات اور اسم صفت کسے کہتے ہیں؟ نیز وہ کونسی شکل ہے جس میں غیر منصرف پر کسرہ آجاتا ہے؟

جواب (۵۵) اسم ذات: وہ اسم ہے جو کسی ذات پر دلالت کرے اور اسکی کسی صفت کا لحاظ نہ کیا گیا ہو جیسے عِمْرَانُ

اسم صفت: وہ اسم ہے جو کسی ذات پر دلالت کرے اور اسکی کسی صفت کا لحاظ کیا گیا ہو، جیسے: سکران، ہر وہ اسم غیر منصرف جس پر الف ولام داخل ہو جائے یا وہ مضاف ہو جائے تو حالت جری میں اس پر کسرہ آجاتا ہے تنوین نہیں آتی، جیسے: فِي الْمَسَاجِدِ فِيْ مَسَاجِدِ کُمْ

سوال (۵۶) اسمائے ستہ مکبرہ کی تعریف کیجئے؟ اسمائے ستہ مکبرہ شمار کرائیے؟ اسمائے ستہ مکبرہ کا اعراب بیان کیجئے؟

جواب (۵۶) اسمائے ستہ مکبرہ: وہ چھ اسم ہیں جو حالت تصغیر میں نہ ہو تثنیہ اور جمع نہ ہو اور یاء متکلم کے علاوہ کی طرف مضاف ہو

وہ چھ اسم یہ ہیں: اَبٌ (باپ) اَخٌ (بھائی) حَمٌ (دیور) هَنٌ (شرم گاہ) فَمٌ (منھ) اور ذُوْ مَالٍ میں ذُوْ (مال والا)

اسکا اعراب حالت رفعی میں واؤ کے ساتھ حالت نصبی میں الف کے ساتھ اور حالت جری میں یاء کے ساتھ ہوتا ہے جیسے جَاءَنِيْ اَبُوْكَ رَأَيْتُ اَبَاكَ مَرَرْتُ بِأَبِيْكَ۔

سوال (۵۷) تثنیہ اِثْنَانِ اِثْنَيْنِ اِثْنَتَانِ اِثْنَتَيْنِ كِلَا اور كِلْتَا کا اعراب بیان کیجئے؟ كِلَا اور كِلْتَا اگر اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوں تو انکا کیا اعراب ہوگا؟

جواب (۵۷) ان تینوں کا اعراب حالت رفعی میں الف کے ساتھ حالت نصبی وجری میں یاء ما قبل مفتوح کے ساتھ ہوتا ہے جیسے جَاءَ رَجُلَانِ وَاِثْنَانِ وَكِلَاهُمَا رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ وَاِثْنَيْنِ وَ كِلَيْهِمَا مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ اِثْنَيْنِ وَ كِلَيْهِمَا

كِلَا اور كِلْتَا اگر اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوں تو انکا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوتا ہے جیسے جَاءَ كِلَا الرَّجُلَيْنِ رَأَيْتُ كِلَا

الرَّجُلَیْنِ مَرَرْتُ بِکِلَا الرَّجُلَیْنِ۔

سوال ﴿۵۸﴾ جمع مذکر سالم عشرون سے تسعون تک اور اُولُو تینوں کا اعراب بیان کیجئے؟

جواب ﴿۵۸﴾ ان تینوں کا اعراب حالت رفعی میں واؤ ما قبل مضموم اور حالت نصبی وجری میں یائے ما قبل مکسور کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے :جَاءَمُسْلِمُوْن وَعِشْرُوْنَ رَجُلاً وَ اُلُوْمَالٍ ،رَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ وَعِشْرِیْنَ رَجُلاً و اُولِیْ مَالٍ ،مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ وَعِشْرِیْنَ رَجُلًا بِأُولِیْ مِالٍ

سوال ﴿۵۹﴾ اسم مقصور اور غیر جمع مذکر سالم مضاف بہ یائے متکلم کی تعریف بیان کیجئے؟ نیز ان دونوں قسموں کا اعراب بھی بیان کیجئے؟

جواب ﴿۵۹﴾ اسم مقصور: وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو خواہ وہ الف باقی رہے، جیسے: مُوْسیٰ یا اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہو جائے، جیسے :عَصًا۔

غیر جمع مذکر سالم مضاف بہ یائے متکلم: وہ اسم ہے جو تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے علاوہ ہو اور یاء متکلم کی طرف مضاف ہو جیسے غُلَامِیْ (میرا غلام)

ان دونوں قسمیں کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ تقدیری اور حالت نصبی میں فتح تقدیری اور حالت جری میں کسرہ تقدیری کے ساتھ ہوتا ہے جیسے جَاءَنِیْ مُوْسیٰ وَغُلَامِیْ ،رَأَیْتُ مُوْسیٰ وَغُلَامِیْ ،مَرَرْتُ بِمُوْسیٰ وَغُلَامِیْ۔

سوال ﴿۶۰﴾ اسم منقوص کی تعریف کرو اور اسکا اعراب بیان کیجئے؟

جواب ﴿۶۰﴾ اسم منقوص: وہ اسم ہے جس کے آخر میں یاء لازمہ ما قبل مکسور ہو خواہ وہ یاء باقی رہے جیسے اَلْقَاضِیْ یا اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہو جائے جیسے قَاضٍ۔

اسکا اعراب حالت رفعی میں ضمہ تقدیری کے ساتھ حالت نصبی میں فتحہ لفظی کے ساتھ اور حالت جری میں کسرہ تقدیری کے ساتھ ہوتا ہے جیسے جَاءَنِی الْقَاضِیْ رَأَیْتُ الْقَاضِیَ مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ۔

سوال ﴿۶۱﴾ جمع مذکر سالم مضاف بہ یائے متکلم کا مطلب بیان کرو اور اعراب بیان کرو؟

جواب ﴿۶۱﴾ جمع مذکر سالم مضاف بہ یائے متکلم: وہ جمع مذکر سالم ہے جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو۔

اسکا اعراب حالت رفعی میں واؤ تقدیری کے ساتھ اور حالت نصبی وجری میں یائے ما قبل مکسور کے ساتھ ہوتا ہے جیسے جَاءَنِیْ مُسْلِمِیَّ یہ اصل میں مُسْلِمُوْنَ یِیْ تھا نون اضافت کی وجہ سے گر گیا واؤ اور یا جمع ہو گئے پہلا ساکن تھا لہذا واؤ کو یا سے بدل کر یا کا یا میں ادغام کر دیا مُسْلِمُیَّ ہو گیا پھر یا کی مناسبت میم کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا مُسْلِمِیَّ ہو گیا رَأَیْتُ مُسْلِمِیَّ مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ

سوال ﴿۶۲﴾ فعل مضارع کے اعراب کتنے ہیں؟ فعل مضارع پر رفع نصب جزم میں سے کون کب آتا ہے؟

جواب ﴿۶۲﴾ فعل مضارع کے تین اعراب ہیں (۱) رفع (۲) نصب (۳) جزم،

رفع اس وقت آتا ہے جبکہ فعل مضارع عامل ناصب اور جازم سے خالی ہو، جیسے: یَضْرِبُ، نصب اس وقت آتا ہے جبکہ فعل مضارع پر عامل

ناصب داخل ہو، جیسے :لَنۡ یَضۡرِبَ۔ جزم اس وقت آتا ہے جبکہ فعل مضارع پر عامل جازم داخل ہو، جیسے :لَمۡ یَضۡرِبۡ۔

سوال ﴿۶۳﴾ فعل مضارع کی وجوہ اعراب کے اعتبار سے کتنی قسمیں ہیں؟اول کی مراد بتا کر اسکا اعراب بیان کیجئے؟

جواب ﴿۶۳﴾ چار قسمیں ہیں)(۱)فعل مضارع صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع (۲) مضارع مفرد معتل واوی و یائی (۳) مضارع مفرد معتل الفی (۴) مضارع صحیح یا معتل باضمائر بارزہ مرفوعہ۔

قسم اول سے مراد وہ فعل مضارع ہے جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو تثنیہ جمع مذکر غائب و حاضر اور واحد مؤنث حاضر کی ضمیر بارز مرفوع الف واؤ یا سے خالی ہو، اسکا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ کے ساتھ حالتِ نصبی میں فتحہ کے ساتھ اور حالتِ جزمی میں سکون کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے :هُوَ یَضۡرِبُ، لَن یَضۡرِبَ، لَمۡ یَضۡرِبۡ

سوال ﴿۶۴﴾ فعل مضارع مفرد معتل واوی و یائی اور فعل مضارع مفرد معتل الفی کسے کہتے ہیں؟ان دونوں کا اعراب بھی بیان کیجئے؟

جواب ﴿۶۴﴾ فعل مضارع مفرد معتل واوی: وہ فعل مضارع ہے جس کے آخر میں حرف علت واؤ اور یا ہو اور تثنیہ جمع مذکر غائب و حاضر اور واحد مؤنث حاضر کی ضمیر بارز مرفوع، الف، واؤ اور یا سے خالی ہو، جیسے :یَغۡزُوۡ اور یَرۡمِیۡ

فعل مضارع مفرد معتل الفی: وہ فعل مضارع ہے جس آخر میں حرف علت الف ہو اور تثنیہ جمع مذکر غائب و حاضر اور واحد مؤنث حاضر کی ضمیر بارز مرفوع الف، واؤ اور یا سے خالی ہو، جیسے :یَرۡضٰی۔

فعل مضارع مفرد معتل واوی و یائی کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ تقدیری کے ساتھ، حالتِ نصبی میں فتحہ لفظی کے ساتھ اور حالتِ جزمی میں لام کلمہ کے حذف کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے :هُوَ یَغۡزُوۡ، وَ یَرۡمِیۡ، لَنۡ یَغۡزُوَ لَنۡ یَرۡمِیَ لَمۡ یَغۡزُ لَمۡ یَرۡمِ

فعل مضارع مفرد معتل الفی کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ تقدیری کے ساتھ حالتِ نصبی میں فتحہ تقدیری کے ساتھ اور حالتِ جزمی میں لام کلمہ کے حذف کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے :هُوَ یَرۡضٰی لَنۡ یَرۡضٰی لَمۡ یَرۡضَ۔

سوال ﴿۶۵﴾ فعل مضارع صحیح یا معتل باضمائر بارزہ مرفوعہ کسے کہتے ہیں؟اور اسکا اعراب بھی بیان کیجئے؟

جواب ﴿۶۵﴾ فعل مضارع صحیح یا معتل باضمائر بارزہ مرفوعہ: وہ فعل مضارع ہے جس کے آخر میں نون اعرابی کے ساتھ تثنیہ، جمع مذکر غائب و حاضر اور واحد مؤنث حاضر کی ضمائر بارزہ مرفوعہ (الف، واؤ اور یا) میں سے کوئی ایک ہو، جیسے :یَضۡرِبَانِ، یَضۡرِبُوۡنَ تَضۡرِبُوۡنَ اور تَضۡرِبِیۡنَ۔

فعل مضارع صحیح یا معتل باضمائر بارزہ مرفوعہ کا اعراب حالتِ رفعی میں نون اعرابی کو باقی رکھنے کے ساتھ اور حالت نصبی و جزمی میں نون اعرابی کو حذف کرنے کے ساتھ ہوتا ہے۔

سوال ﴿۶۶﴾ عامل کی اولاً کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی تعریف بیان کیجئے؟ نیز عامل لفظی کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب ﴿۶۶﴾ عامل کی اولاً دو قسمیں ہیں (۱) عامل لفظی (۲) عامل معنوی

(ا) عامل لفظی: وہ عامل ہے جولفظاً یا تقدیراً کلام میں موجود ہو، جیسے: جَاءَنِی زَیْدٌ میں جَاءَ

عامل معنوی: وہ عامل ہے جولفظاً یا تقدیراً کلام میں موجود نہ ہو، جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ میں ابتداء عامل معنوی ہے

عامل لفظی کی تین قسمیں ہیں (۱) حروف عاملہ (۲) افعال (۳) اسمائے عاملہ

سوال ﴿۶۷﴾ حروف عاملہ کی کتنی قسمیں ہیں ہر ایک کی تعریف بیان کیجئے؟ حروف عاملہ در اسم کی کتنی قسمیں ہیں نیز حروف جر کسے کہتے ہیں؟ نیز یہ بتلائیں کہ حروف جر کتنے ہیں؟

جواب ﴿۶۷﴾ حروف عاملہ کی دو قسمیں ہیں (۱) حروف عاملہ در اسم (۲) حروف عاملہ در فعل

حروف عاملہ در اسم: وہ حروف ہیں جو اسم میں عمل کرتے ہیں۔

حروف عاملہ در فعل: وہ حروف ہیں جو فعل مضارع میں عمل کرتے ہیں

حروف عاملہ در اسم کی پانچ قسمیں ہیں (۱) حروف جر (۲) حروف مشبہ بالفعل (۳) ماولا مشابہ بلیس (۴) لائے نفی جنس (۵) حروف نداء

حروف جر: وہ حروف ہیں جو فعل، یا شبہ بالفعل یا معنیٰ فعل کا اپنے مابعد اسم کے ساتھ تعلق قائم کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں، جیسے: مَرَرْتُ بِزَیْدٍ

حروف جر سترہ ہیں: باو، تاو کاف، ولام، وواؤ، مُنْذُ مُذ خَلَا، رُبَّ حَاشَا، مِنْ عَدَا فِیْ عَنْ عَلٰی حَتّٰی اِلٰی

سوال ﴿۶۸﴾ حروف مشبہ بالفعل کی تعریف کیجئے اور کتنے ہیں؟ نیز ان کا عمل بھی بتلائیے؟

جواب ﴿۶۸﴾ حروف مشبہ بالفعل کی تعریف: حروف مشبہ بالفعل وہ حروف ہیں جو فعل متعدی کے ساتھ لفظاً معنیً اور عملاً مشابہت رکھتے ہوں۔

حروف مشبہ بالفعل چھ ہیں اِنَّ (بیشک) اَنَّ (کہ) کَاَنَّ (گویا کہ) لٰکِنَّ (لیکن) لَیْتَ (کاش کہ) لَعَلَّ (شاید کہ)۔

حروف مشبہ بالفعل کا عمل یہ اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں، جیسے: اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ (بے شک زید کھڑا ہے) زید کو اِنَّ کا اسم اور قَائِمٌ کو اِنَّ کی خبر کہیں گے۔

سوال ﴿۶۹﴾ ماولا مشابہ بلیس کسے کہتے ہیں اور اسکا عمل کیا ہے؟

جواب ﴿۶۹﴾ ماولا مشابہ بلیس: وہ حروف ہیں جو نفی میں مبتدا اور خبر پر داخل ہونے میں "لیس" فعل ناقص کے مشابہ ہوں یہ حروف لیس فعل ناقص جیسا عمل کرتے ہیں یعنی اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں، جیسے: مَا زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا نہیں ہے) زید "ما" مشابہ بلیس کا اسم ہے اور قَائِمًا اس کی خبر۔ لَا رَجُلٌ اَفْضَلُ مِنْكَ (کوئی شخص تجھ سے افضل نہیں ہے)

سوال ﴿۷۰﴾ لائے نفی جنس کی تعریف کیا ہے اور اسکا عمل کیا ہے اور لائے نفی جنس کے مدخول کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب ﴿۷۰﴾ لائے نفی جنس کی تعریف: لائے نفی جنس وہ حرف ہے جو جنس سے صفت کی نفی کرنے کیلئے وضع کیا گیا ہو جیسے لَا کِتَابَ رَجُلٍ جَیِّدٌ (مرد کی کتاب عمدہ نہیں ہے)

لائے نفی جنس کا عمل اکثرا پنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے

لائے نفی جنس کے مدخول کی صورتیں: لائے نفی جنس کے مدخول کی چار صورتیں ہیں

(۱) معرب منصوب (۲) مبنی بر علامت نصب (۳) الغائے عمل یعنی لفظاً عمل نہ کرنا (۴) پانچ صورتوں کا جواز۔

سوال ﴿۷۱﴾ لائے نفی جنس کا اسم معرب منصوب کب ہوتا ہے اور لائے نفی جنس کا اسم مبنی بر فتح کب ہوتا ہے؟

جواب ﴿۷۱﴾ لائے نفی جنس کا اسم اس وقت معرب منصوب ہوتا ہے جبکہ لائے نفی جنس کا اسم نکرہ مضاف یا مشابہ مضاف واقع ہو، جیسے: لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ فِي الدَّارِ لائے نفی جنس کا اسم اس وقت مبنی بر فتح ہوتا ہے جبکہ لائے نفی جنس کا اسم مفرد ہو مضاف یا مشابہ مضاف نہ ہو، جیسے: لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ (گھر میں کوئی مرد نہیں ہے)

سوال ﴿۷۲﴾ لائے نفی جنس کا لا کب لفظاً عمل نہیں کرتا؟ اور لائے نفی جنس کے اسم پر پانچ صورتوں کا جواز بیان کیجئے؟

جواب ﴿۷۲﴾ لائے نفی جنس کے بعد معرفہ ہو تو دوسرے معرفہ کے ساتھ لا کا تکرار لازم ہوتا ہے اور لا ملغی ہو جاتا ہے یعنی لفظاً کوئی عمل نہیں کرتا اور معرفہ ابتدائی وجہ سے مرفوع ہوتا ہے، جیسے: لَا زَيْدٌ عِنْدِيْ وَلَا عَمْرٌو (میرے پاس نہ زید ہے اور نہ عمر)

پانچ صورتوں کا جواز: (۱) دونوں کا فتح دونوں کو لائے نفی جنس کا اسم مانتے ہوئے، جیسے: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ (۲) دونوں کا رفع دونوں جگہ لا کو زائد مانتے ہوئے، جیسے: لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللهِ (۳) پہلے کا فتح لائے نفی جنس کا اسم مانتے ہو دوسرے کا رفع پہلے کے محل پر عطف کرتے ہوئے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللهِ (۴) پہلے کا فتح لائے نفی جنس کا اسم مانتے ہوئے دوسرے کا نصب پہلے کے لفظ پر عطف کرتے ہوئے، جیسے: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً اِلَّا بِاللهِ (۵) پہلے کا رفع لا مشابہ بلیس کا اسم مانتے ہوئے دوسرے کا فتحہ لائے نفی جنس کا اسم مانتے ہوئے، جیسے: لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ۔

سوال ﴿۷۳﴾ حروف ندا کی تعریف اور تعداد بیان کیجئے؟ اور منادی کا اعراب کیا ہوتا ہے وضاحت کیجئے؟

جواب ﴿۷۳﴾ حروف ندا کی تعریف: حروف ندا وہ حروف ہیں جو کسی کو متوجہ کرنے کیلئے وضع کئے گئے ہوں یہ أَدْعُوْ فعل کے قائم مقام ہوتے ہیں، جیسے: يَا زَيْدُ

حروف ندا کی تعداد: حروف ندا پانچ ہیں یا، أیا، هیا، أی اور ہمزہ مفتوحہ حروف ندا کے عمل کے اعتبار سے منادی کی دو صورتیں ہیں (۱) معرب منصوب جبکہ منادی مضاف ہو، جیسے: يَا عَبْدَ اللهِ (اے اللہ کے بندے) یا مشابہ مضاف ہو، جیسے: يَا طَالِعًا جَبَلًا (اے پہاڑ پر چڑھنے والے) یا نکرہ غیر متعین ہو، جیسے: يَا رَجُلًا خُذْ بِيَدِيْ (اے کوئی مرد میرا ہاتھ پکڑلے) جبکہ کوئی نابینہ کہے

(۲) علامت رفع پر مبنی جبکہ منادی مفرد معرفہ ہو مضاف اور مشابہ مضاف نہ ہو، جیسے: يَا زَيْدُ يَا زَيْدَانِ يَا زَيْدُوْنَ

سوال ﴿۷۴﴾ علامت رفع کتنی ہیں اور حروف ندا کے استعمال کا طریقہ بیان کیجئے؟

جواب ﴿۷۴﴾ علامتِ رفع تین ہیں (۱) ضمہ (۲) الف (۳) واؤ

حروف ندا کا استعمال أي اور ہمزہ مفتوحہ قریب کے لئے یا اور ھیَا بعید کے لئے اور یا عام ہے (یعنی قریب وبعید دونوں کے لئے آتا ہے)

سوال ﴿۷۵﴾ حروف عاملہ در فعل کی کتنی قسمیں ہیں؟ حروف ناصبہ کی تعریف کیجئے اور حروف ناصبہ کتنے ہیں وضاحت کے ساتھ بیان کیجئے؟

جواب ﴿۷۵﴾ حروف عاملہ در فعل کی دو قسمیں ہیں (۱) حروف ناصبہ (۲) حروف جازمہ

حروف ناصبہ: وہ حروف ہیں جو فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں

حروف ناصبہ چار ہیں (۱) أَنْ (۲) لَنْ (۳) كَيْ (۴) إِذَنْ، أَنْ، جیسے: أُرِيْدُ أَنْ تَقُوْمَ، أَنْ فعل کے ساتھ مصدر کے معنی میں ہوتا ہے جنانچہ أُرِيْدُ قِيَامَكَ کے معنی میں ہے میں تیرے کھڑے ہونے کو چاہتا ہوں اسی وجہ سے اس کو أَنْ مصدریہ کہتے ہیں

لَنْ، جیسے: لَنْ يَخْرُجَ زَيْدٌ (زید ہرگز نہیں نکلے گا) لَنْ نفی کی تاکید کے لئے آتا ہے کَيْ اس کا ما قبل مابعد کے لئے علت ہوتا ہے، جیسے: أَسْلَمْتُ كَيْ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ (میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہو جاؤں إِذَنْ، جیسے: إِذَنْ أُكْرِمَكَ (میں تیرا اکرام کرونگا اس شخص کے جواب میں جو کہے أَنَا آتِيْكَ غَدًا میں کل تیرے پاس آؤں گا۔

سوال ﴿۷۶﴾ أَنْ کہاں کہاں مقدر ہوتا ہے بغیر مثالوں کے شمار کرائیں؟

جواب ﴿۷۶﴾ ان چھ لفظوں کے بعد مقدر ہوتا ہے اور فعل مضارع کو نصب دیتا ہے

(۱) حَتّٰى کے بعد (۲) لام جحد کے بعد (۳) أَوْ بمعنی إِلٰى یا إِلَّا کے بعد (۴) واوِ صرف کے بعد (۵) لام کَی کے بعد (۶) اس فا کے بعد جو چھ چیزوں کے جواب میں واقع ہو اور وہ چھ چیزیں یہ ہیں امر، نہی، نفی، استفہام، تمنی، عرض،

سوال ﴿۷۷﴾ لام جحد اور واوِ صرف کی تعریف کیجئے؟ جو فاء چھ چیزوں کے جواب میں واقع ہوتی ہے اس کے بعد ان مقدر ہونے کی مثال دیجئے؟

جواب ﴿۷۷﴾ لام جحد وہ لام ہے جو کان منفی کی خبر پر نفی تاکید کیلئے آتا ہے، جیسے: مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ

واوِ صرف: ایسا واؤ عاطفہ ہے جو معطوف اور معطوف علیہ کے اجتماع اور ایک ساتھ ہونے پر دلالت کرے

(۱) امر، جیسے: زُرْنِيْ فَأُكْرِمَكَ (آپ مجھ سے ملاقات کریں تو میں آپ کا اکرام کرونگا (۲) نہی، جیسے: لَا تَشْتِمْنِيْ فَأُهِيْنَكَ (تم مجھے گالی نہ دو ورنہ میں تمہیں ذلیل کرونگا) (۳) نفی، جیسے: مَا تَأْتِيْنَا فَتُحَدِّثَنَا (آپ ہمارے پاس نہیں آئے کہ ہم آپ سے بات کرے) (۴) استفہام، جیسے: أَيْنَ بَيْتُكَ فَأَزُوْرَكَ (کہاں ہے آپ کا گھر کہ میں آپ کی زیارت کروں) (۵) تمنی، جیسے: لَيْتَ لِيْ مَالًا فَأُنْفِقَ مِنْهُ (کاش میرے لئے کچھ مال ہوتا تو میں اس میں سے خرچ کرتا) (۶) عرض، جیسے: أَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا (آپ ہمارے پاس کیوں نہیں آتے کہ خیر کو پہنچے)

سوال ﴿۷۸﴾ حروف جازمہ کی تعریف اور تعداد بیان کیجئے؟ لَمْ اور لَمَّا فعل مضارع کے معنیٰ میں کیا عمل کرتے ہیں لام امر اور

لائے نہی کسے کہتے ہیں؟

جواب (۷۸) حروف جازمہ: وہ حروف ہیں جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں اور اگر اسکے آخر میں حرف علت یا نون اعرابی ہو تو اس کو گرا دیتے ہیں۔

حروف جازمہ پانچ ہیں (۱) لَمْ (۲) لَمَّا (۳) لام امر (۴) لائے نہی (۵) إِنْ شرطیہ لم اور لما یہ دونوں فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتے ہیں، جیسے لَمْ يَنْصُرْ (اس نے مدد نہیں کی) لَمَّا يَنْصُرْ (اس نے اب تک مدد نہیں کی)

لام امر: وہ لام مکسورہ ہے جو فعل میں طلب کے معنی پیدا کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو، جیسے: لِيَنْصُرْ (چاہئے کہ وہ مدد کرے)

لائے نہی: وہ لا ہے جو فعل میں نہ کرنے کی طلب کے معنی پیدا کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو، جیسے: لَا تَنْصُرْ (تو مدد مت کر)

سوال (۷۹) ان شرطیہ مفرد پر داخل ہوتا ہے یا جمع پر، اور ترکیب میں اس لفظ کو کیا کہتے ہیں؟ ان شرطیہ فعل مضارع کے معنیٰ میں کیا عمل کرتا ہے؟

جواب (۷۹) ان شرطیہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے ترکیب میں پہلے جملہ کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں، جیسے: إِنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ اگر تو مارے گا تو میں ماروں گا۔

إِن شرطیہ فعل مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو، جیسے: إِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ اگر تو مارے گا تو میں ماروں گا، اس وقت جزم تقدیری ہوگا اسلئے کہ ماضی مبنی ہے معرب نہیں ہے۔

سوال (۸۰) جزاء پر فاء لانا کہاں کہاں پر واجب ہے؟

جواب (۸۰) (۱) جب شرط کی جزاء جملہ اسمیہ ہو، جیسے: إِنْ تَاتِنِيْ فَاَنْتَ مُكْرَمٌ

(۲) جزاء امر ہو، جیسے: إِنْ رَأَيْتَ زَيْدًا فَأَكْرِمْهُ

(۳) جزاء نہی ہو، جیسے: أَنْ اَتَاكَ عَمْرٌو فَلَا تُهِنْهُ

(۴) جزاء دعا ہو، جیسے: اِنْ اَكْرَمْتَنِيْ فَجَزَاكَ اللهُ خَيْرًا

سوال (۸۱) مرفوعات، منصوبات اور مجرورات کو شمار کرائیے؟

جواب (۸۱) مرفوعات آٹھ ہیں (۱) فاعل (۲) نائب فاعل (۳) مبتدا (۴) خبر (۵) حروف مشبہ بالفعل کی خبر (۶) افعال ناقصہ کا اسم (۷) ماولا مشابہ بلیس کا اسم (۸) لائے نفی جنس کی خبر۔

منصوبات بارہ ہیں (۱) مفعول بہ (۲) مفعول مطلق (۳) مفعول لہ (۴) مفعول معہ (۵) مفعول فیہ (۶) حال (۷) تمیز (۸) حروف مشبہ بالفعل کا اسم (۹) ماولا مشابہ بلیس کی خبر (۱۰) لائے نفی جنس کا اسم (۱۱) افعال ناقصہ کی خبر (۱۲) مستثنی۔

مجرورات دو ہیں (۱) مضاف الیہ (۲) وہ اسم جس پر حرف جر داخل ہو۔

سوال ﴿۸۲﴾ فعل ناقص اور فعل تام دونوں کی تعریف کیجئے اور عمل کے اعتبار سے فعل کی کتنی قسمیں ہیں ہر ایک کی تعریف بیان کیجئے؟

جواب ﴿۸۲﴾ فعل ناقص: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا نہ ہو بلکہ فاعل کی خبر یعنی صفت بیان کرنے کی ضرورت ہو، جیسے: کان صار وغیرہ۔

فعل تام: فعل تام وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا ہو جائے، یعنی فاعل کی صفت بیان کرنے کی ضرورت نہ ہو، جیسے: خَرَجَ نَهَرَ وغیرہ

عمل کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں (۱) فعل معروف (۲) فعل مجہول

فعل معروف: وہ فعل ہے جس کی نسبت فاعل کی طرف ہو یعنی اس کا فاعل معلوم ہو، جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ میں ضَرَبَ

فعل مجہول: وہ فعل ہے جس کی نسبت نائب فاعل کی طرف ہو یعنی اس کا فاعل معلوم نہ ہو، جیسے: ضُرِبَ زَيْدٌ (زید مارا گیا)

سوال ﴿۸۳﴾ فعل معروف کا عمل بتلائے؟

جواب ﴿۸۳﴾ فعل معروف خواہ لازم ہو یا متعدی اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے، جیسے: قَامَ زَيْدٌ (زید کھڑہ ہوا) ضَرَبَ عَمْرٌو (عمر نے مارا) اور سات اسموں کو نصب دیتا ہے (۱) مفعول مطلق کو، جیسے: قَامَ زَيْدٌ قِيَامًا (زید اچھی طرح کھڑا ہوا) اور ضَرَبَ زَيْدٌ ضَرْبًا (زید نے خوب مارا) (۲) مفعول فیہ کو، جیسے: صُمْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ (میں نے جمعہ کے دن روزہ رکھا) اور جَلَسْتُ فَوْقَكَ (میں تیرے اوپر بیٹھا) (۳) مفعول معہ کو، جیسے: جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ (سردی آئی جبوں کو ساتھ) (۴) مفعول لہ کو، جیسے: قُمْتُ إِكْرَامًا لِزَيْدٍ (میں زید کے اکرام کے لئے کھڑا ہوا) ضَرَبْتُهُ تَادِيبًا (میں نے اس کو ادب سکھانے کے لئے مارا) (۵) حال کو، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا (زید آیا سوار ہونے کی حالت میں (۶) تمیز کو جب کہ فاعل کی طرف فعل کی نسبت میں ابہام ہو، جیسے: طَابَ زَيْدٌ نَفْسًا (زید اچھا ہو گیا نفس کے اعتبار سے) (۷) مستثنیٰ کو، جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا (میرے پاس قوم آئی سوائے زید کے)

فعل متعدی مفعول بہ کو بھی نصب دیتا ہے، جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرٌو (زید نے عمر کو مارا) اور یہ عمل فعل لازم کا نہیں ہوتا ہے۔

سوال ﴿۸۴﴾ فعل لازم اور فعل متعدی کی تعریف کیجئے؟

جواب ﴿۸۴﴾ فعل لازم: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا ہو جائے یعنی اسے مفعول بہ کی ضرورت نہ ہو، جیسے: ذَهَبَ زَيْدٌ (زید گیا)

فعل متعدی: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا نہ ہو بلکہ مفعول بہ کی ضرورت ہو، جیسے: ذَكَرْتُ اللهَ (میں نے اللہ کا ذکر کیا)

سوال ﴿۸۵﴾ فاعل اور مفعول مطلق کی تعریف بیان کیجئے؟

جواب ﴿۸۵﴾ فاعل: وہ اسم ہے جس سے پہلے کوئی فعل یا شبہ فعل ہو اور اس فعل یا شبہ فعل کی اس اسم کی طرف اسناد کی گئی ہو اس طور پر کہ وہ فعل یا شبہ فعل اس اسم کے ساتھ قائم ہو، جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ میں زَيْدٌ (زید نے مارا)

مفعول مطلق: وہ مصدر ہے جو کسی فعل (یا شبہ فعل) کے بعد واقع ہو اور وہ مصدر اس فعل (یا شبہ فعل) کے معنیٰ میں ہو، جیسے: ضَرَبْتُ ضَرْبًا میں ضَرْبًا (میں نے خوب مارا) قُمْتُ قِيَامًا میں قِيَامًا (میں اچھی طرح کھڑا ہوا)

سوال ﴿۸۶﴾ مفعول فیہ اور مفعول معہ کی تعریف بیان کیجئے؟

جواب ﴿۸۶﴾ مفعول فیہ: وہ ظرف زمان یا مکان ہے جس میں فعل مذکور واقع ہو اس کو ظرف بھی کہتے ہیں، جیسے: صُمْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ (میں نے جمعہ کے دن کا روزہ رکھا)

مفعول معہ: وہ اسم ہے جو واؤ بمعنی مع کے بعد مذکور ہو، جیسے: جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ میں وَالْجُبَّاتِ (سردی آئی جبوں کے ساتھ)

سوال ﴿۸۷﴾ مفعول لہ اور حال دونوں کی تعریف بیان کیجئے؟

جواب ﴿۸۷﴾ مفعول لہ: وہ اسم ہے جو ایسی چیز پر دلالت کرے جو فعل مذکور کا سبب ہو، جیسے: قُمْتُ إِكْرَامًا لِزَيْدٍ میں إِكْرَامًا

(میں زید کے اکرام کے لئے کھڑا ہوا)

حال: وہ اسم نکرہ ہے جو بوقت صدور فعل فاعل کی حالت پر دلالت کرے، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا میں رَاكِبًا یا بوقت وقوع فعل مفعول بہ کی حالت پر دلالت کرے، جیسے: ضَرَبْتُ زَيْدًا مَشْدُوْدًا میں مَشْدُوْدًا یا فاعل اور مفعول بہ دونوں کی حالت پر دلالت کرے، جیسے: لَقِيْتُ عَمْرًا رَاكِبَيْنِ میں رَاكِبَيْنِ۔

سوال ﴿۸۸﴾ ذوالحال کی تعریف کیجئے؟ ذوالحال معرفہ ہوتا ہے یا نکرہ اگر ذوالحال نکرہ ہو تو وہاں کیا حکم جاری ہوتا ہے؟ کیا جملہ بھی حال بن سکتا ہے اگر بن سکتا ہے تو خبریہ یا انشائیہ؟

جواب ﴿۸۸﴾ ذوالحال: وہ فاعل یا مفعول بہ ہے جس کی حالت بیان کی جائے، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا اور ضَرَبْتُ زَيْدًا مَشْدُوْدًا میں زَيْدًا

ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے، اور اگر نکرہ ہو تو حال کو اس پر مقدم کر دیتے ہیں، جیسے: جَاءَنِيْ رَاكِبًا رَجُلٌ (میرے پاس ایک مرد آیا سوار ہونے کی حالت میں) کبھی جملہ خبریہ حال بن سکتا ہے، جیسے: رَأَيْتُ الْأَمِيْرَ وَهُوَ رَاكِبٌ میں هُوَ رَاكِبٌ (میں نے امیر کو دیکھا در اں حالیکہ وہ سوار تھے)

سوال ﴿۸۹﴾ تمیز کی تعریف بیان کیجئے؟

جواب ﴿۸۹﴾ تمیز: وہ اسم نکرہ ہے جو ابہام (یعنی پوشدگی) کو دور کرے یا تو عدد سے، جیسے: عِنْدِيْ أَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا میں دِرْهَمًا (میرے پاس گیارہ درہم ہیں) یا وزن سے، جیسے: عِنْدِيْ رِطْلٌ زَيْتًا (میرے پاس ایک رطل زیتون کا تیل ہے) یا پیمانہ سے، جیسے: عِنْدِيْ قَفِيْزَانِ بُرًّا میں بُرًّا (میرے پاس دو قفیز گیہوں ہے) یا پیمائش سے، جیسے: مَا فِي السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا میں

سَحَابًا (آسماں میں ہتھیلی برابر بھی بادل نہیں ہے یا نسبت سے، جیسے: طَابَ زَيْدٌ نَفْسًا میں نَفْسًا (زید اچھا ہو گیا نفس کے اعتبار سے)۔

سوال (۹۰) ممیز اور مفعول بہ کی تعریف کیجئے؟

جواب (۹۰) ممیز: وہ اسم ہے جس سے ابہام کو دور کیا جائے، جیسے: عِنْدِيْ رِطْلٌ زَيْتًا میں رِطْلٌ

مفعول بہ: وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو، جیسے: ضرب زَيْدٌ عَمْرًا میں عَمْرًا (میں نے زید کو مارا)

سوال (۹۱) فاعل کی کتنی قسمیں ہیں؟ کتنی صورتوں میں فعل مؤنث ہوتا ہے اور کتنی صورتوں میں فعل کو مذکر و مؤنث دونوں طرح لانا جائز ہے؟

جواب (۹۱) فاعل کی دو قسمیں ہیں (۱) اسم ظاہر، جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ میں زَيْدٌ (۲) اسم ضمیر پھر اسکی دو قسمیں ہیں (۱) ضمیر بارز، جیسے: ضَرَبْتُ میں تُ (۲) ضمیر مستتر، جیسے: زَيْدٌ ضَرَبَ

فعل دو صورتوں میں مؤنث ہوتا ہے (۱) فاعل اسم ظاہر مؤنث حقیقی ہو، جیسے: قَامَتْ هِنْدٌ (۲) فاعل مؤنث کی ضمیر ہو، جیسے: هِنْدٌ قَامَتْ

دو صورتوں میں فعل کو مذکر و مؤنث لانا جائز ہوتا ہے (۱) فاعل اسم ظاہر مؤنث غیر حقیقی ہو، جیسے: طَلَعَ الشَّمْسُ اور طَلَعَتِ الشَّمْسُ (۲) فاعل اسم ظاہر جمع تکسیر ہو، جیسے: قَامَ الرِّجَالُ قَامَتِ الرِّجَالُ۔

سوال (۹۲) فعل مجہول کا عمل بتائے اور اسکا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب (۹۲) فعل مجہول فاعل کی جگہ مفعول بہ کو رفع دیتا ہے اور باقی مفعولات کو نصب، جیسے: ضُرِبَ زَيْدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، أَمَامَ الْأَمِيْرِ، ضَرْبًا شَدِيْدًا فِيْ دَارِهٖ تَادِيْبًا وَالْخَشْبَةَ (زید کی پٹائی کی گئی جمعہ کے دن امیر کے سامنے سخت پٹائی اس کے گھر میں ادب سکھانے کے لئے لاٹھی سے)

فعل مجہول کا دوسرا نام فعل مالم یسم فاعلہ بھی رکھا جاتا ہے۔

سوال (۹۳) نائب فاعل کی تعریف کیجئے اور اسکا دوسرا نام بتلائیے؟

جواب (۹۳) نائب فاعل: ہر ایسا مفعول ہے جس کے فاعل کو حذف کر کے فاعل کی جگہ رکھ دیا جائے، جیسے: ضُرِبَ زَيْدٌ میں زَيْدٌ

اس کا دوسرا نام مفعول مالم یسم فاعلہ رکھا جاتا ہے۔

سوال (۹۴) فعل متعدی کی کتنی قسمیں ہیں ہر ایک کی تعریف مع مثال بیان کیجئے؟

جواب (۹۴) فعل متعدی کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) متعدی بیک مفعول: وہ فعل متعدی ہے جس کو ایک مفعول بہ کی ضرورت ہو، جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا میں ضَرَبَ (زید نے عمر کو مارا)

(۲) ایسا متعدی بدو مفعول جس کے ایک مفعول پر اکتفاء کرنا جائز ہو مثلاً أَعْطٰى اور اسکے ہم معنی سَأَلَ، مَنَحَ، كَسَا، أَلْبَسَ وغیرہ، جیسے: أَعْطَيْتُ زَيْدًا دِرْهَمًا میں أَعْطٰى (میں نے زید کو ایک درہم دیا) یہاں أَعْطَيْتُ بھی کہنا جائز ہے

(۳) ایسا متعدی بدو مفعول جس کے ایک مفعول پر اکتفا کرنا جائز نہ ہو یہ افعال قلوب میں ہوتا ہے

(۴) متعدی بسہ مفعول: وہ ایسا فعل متعدی ہے جسے تین مفعول کی ضرورت ہو مثلاً اَعْلَمَ ،اَرٰی ،اَنْبَأَ ،اَخْبَرَ ،خَبَّرَ ،نَبَّأَ ،حَدَّثَ

جیسے: اَعْلَمُ اللہُ زَیْدًا عَمْرًا فَاضِلًا (اللہ تعالیٰ نے زید کو علم دیا کہ عمرو فاضل ہے)

سوال ﴿۹۵﴾ افعال قلوب کسے کہتے ہیں اور یہ کس پر داخل ہوتے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں؟

جواب ﴿۹۵﴾ افعال قلوب: وہ افعال ہیں جن کا تعلق دل سے ہو

یہ افعال مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں، اور دونوں کو مفعول بہ ہونے کی وجہ سے نصب دیتے ہیں، جیسے: عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا (میں نے یقین کیا کہ زید فاضل ہے) ظَنَنْتُ زَیْدًا عَالِمًا (میں نے گمان کیا کہ زید عالم ہے)

افعال قلوب سات ہیں عَلِمْتُ، رَأَیْتُ، وَجَدْتُّ (یقین کے لئے) ظَنَنْتُ، حَسِبْتُ، خِلْتُ (شک کے لئے) اور زَعَمْتُ (شک اور یقین دونوں کے لئے)

سوال ﴿۹۶﴾ کونسے مفاعل ایسے ہیں جن کو نائب فاعل نہیں بنایا جاسکتا؟

جواب ﴿۹۶﴾ باب عَلِمْتُ کے دوسرے مفعول، باب أَعْلَمْتُ کے تیسرے مفعول، مفعول لہ، اور مفعول معہ کو نائب فاعل نہیں بنایا جاسکتا اور دوسرے مفعولوں کو نائب فاعل بنایا جاسکتا ہے۔

سوال ﴿۹۷﴾ افعال ناقصہ کی تعریف کیجئے اور افعال ناقصہ کو شمار کرائیے؟

جواب ﴿۹۷﴾ افعال ناقصہ: وہ افعال ہیں جو اپنی صفت کے علاوہ فاعل کو مخصوص صفت کے ساتھ ثابت کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہو

جیسے: کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا تھا) اس مثال میں کان نے اپنی صفت مصدر کَون کے علاوہ فاعل زید کو صفت قیام کے ساتھ ثابت کردیا ہے

افعال ناقصہ سترہ ہیں کَانَ ،صَارَ ،ظَلَّ ،بَاتَ ،اَصْبَحَ ،اَضْحٰی ،اَمْسٰی، عَادَ، آضَ، غَدَا ،رَاحَ ،مَازَالَ ،مَاانْفَکَّ ،مَابَرِحَ ،مَافَتِیَ ،مَادَامَ ،اور لَیْسَ۔]

سوال ﴿۹۸﴾ افعال ناقصہ کس چیز پر داخل ہوتے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں؟ کیا بعض افعال ناقصہ ایسے ہوتے ہیں جن کو خبر کی ضرورت نہیں ہوتی اگر ہیں تو بتلائے وہ ناقصہ ہی کہلائیں گے یا کچھ اور؟

جواب ﴿۹۸﴾ یہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں، جیسے: کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا

افعال ناقصہ میں سے بعض صرف فاعل پر پورے ہوجاتے ہیں، جیسے: کَانَ مَطَرٌ (بارش ہوئی) اس کو کان تامہ بھی کہتے ہیں۔

سوال ﴿۹۹﴾ کیا کبھی کان زائد بھی ہوتا ہے نیز افعال ناقصہ کو ناقصہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب ﴿۹۹﴾ جی ہاں کان زائد بھی ہوتا ہے جس کے حذف کرنے سے معنیٰ میں کوئی خرابی پیدا نہیں ہوتی، جیسے: مَا کَانَ اَصَحَّ عِلْمَ الْمُتَقَدِّمِیْنَ (کس قدر صحیح ہے متقدمین کا علم) چونکہ ہر فعل فاعل پر پورا ہوجاتا ہے لیکن یہ افعال صرف فاعل پر پورے نہیں ہوتے بلکہ خبر

کے محتاج ہوتے ہیں اسی وجہ سے ان کو افعال ناقصہ کہتے ہیں۔

سوال (۱۰۰) افعال مقاربہ کی تعریف کیجئے اور افعال مقاربہ شمار کرائیے نیز یہ بھی بتائیے کہ افعال مقاربہ کی خبر پر أن آتا ہے یا نہیں؟ افعال مقاربہ کس چیز پر داخل ہوتے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں؟

جواب (۱۰۰) افعال مقاربہ: وہ افعال ہے جو خبر کو فاعل سے قریب کرنے کیلئے وضع کئے گئے ہوں، جیسے: عَسىٰ زَيْدٌ أَنْ يَّخْرُجَ (امید ہے کہ زید نکلے) افعال مقاربہ چار ہیں (۱) عَسىٰ (۲) كَادَ (۳) كَرَبَ (۴) أَوْشَكَ

افعال مقاربہ کی خبر پر کبھی أن آتا ہے، جیسے: عَسىٰ زَيْدٌ أَنْ يَّخْرُجَ اور کبھی أَنْ نہیں آتا عَسىٰ زَيْدٌ يَخْرُجُ

یہ افعال کان کی طرح جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

سوال (۱۰۱) عسیٰ کی کتنی قسمیں ہیں اور کیا کیا ہیں؟ عسیٰ تامہ کی پہچان بتلائیے؟

جواب (۱۰۱) عسیٰ کی دو قسمیں ہیں (۱) عسیٰ ناقصہ (۲) عسیٰ تامہ عسی ناقصہ: وہ عسیٰ ہے جو فاعل کے علاوہ خبر کا محتاج ہو، جیسے: عَسىٰ زَيْدًا أَنْ يَّخْرُجَ (امید ہے کہ زید نکلے)

عسی تامہ: وہ عسیٰ ہے جو فاعل کے علاوہ خبر محتاج نہ ہو

عسی تامہ کی پہچان: یہ ہیکہ اس کے بعد فعل مضارع أن کے ساتھ متصلا واقع ہوتا ہے اور ترکیب میں مصدر کے معنی میں ہو کر عسیٰ کا فاعل ہوتا ہے، جیسے: عَسىٰ أَنْ يَّخْرُجَ زَيْدٌ (امید ہیکہ زید نکلے)۔

سوال (۱۰۲) افعال مدح وذم کسے کہتے ہیں اور افعال مدح وذم کتنے ہیں اور کیا کیا ہیں نیز افعال مدح وذم کے فاعل کیلئے کتنی شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے؟

جواب (۱۰۲) افعال مدح وذم: وہ افعال ہیں جو تعریف یا برائی ثابت کرنے کیلئے وضع کئے گئے ہوں، جیسے: نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ (اچھا مرد ہے زید)

افعال مدح وذم چار ہیں نِعْمَ اور حَبَّذَا (تعریف کے لئے) اور بِئْسَ اور سَاءَ (برائی کے لئے)

ان چاروں میں سے نِعْمَ، بِئْسَ اور سَاءَ کے فاعل کیلئے تین شرطوں میں سے ایک کا پایا جانا ضروری ہے (۱) فاعل یا تو معرف باللام ہو جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ (اچھا فرد ہے زید) (۲) یا معرف باللام کی طرف مضاف ہو جیسے نِعْمَ صَاحِبُ الْقَوْمِ زَيْدٌ (اچھا قوم کا سردار ہے زید) (۳) یا ایسی ضمیر مستتر ہو جس کی تمیز نکرہ منصوبہ لائی گئی ہو، جیسے: نِعْمَ رَجُلًا زَيْدٌ (اچھا ہے وہ مرد ہونے کے اعتبار سے زید)

سوال (۱۰۳) حَبَّذَا کا فاعل کیا ہوتا ہے؟

جواب (۱۰۳) حبذا میں حب فعل مدح ہے ذا اسکا فاعل ہوتا ہے اور زید مخصوص بالمدح

سوال (۱۰۴) افعال تعجب کی تعریف کیجئے؟ افعال تعجب کے کتنے صیغے آتے ہیں اور ان کے بعد آنے والے اسم پر کیا اعراب آتا ہے؟

جواب《۱۰۴》 افعال تعجب: وہ افعال ہیں جو تعجب ثابت کرنے کیلئے وضع کئے گئے ہوں۔ان کے ہر مصدر ثلاثی مجرد سے دو صیغے آتے ہیں (۱) مَا أَفْعَلَهٗ، اسکے آخر میں آنے والا اسم مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے، جیسے: مَا أَحْسَنَ زَيْدًا (کیا ہی اچھا ہے زید) (۲) أَفْعِلْ بِهٖ: اسکے آخر میں آنے والا اسم لفظا مجرور اور محلاً مرفوع ہوتا ہے اور "با" زائد ہوتی ہے، جیسے: أَحْسِنْ بِزَيْدٍ (کس قدر حسین ہے زید)

سوال《۱۰۵》 اسمائے عاملہ شمار کرائیے؟ اور اسمائے شرطیہ بمعنی إِنْ کی تعریف کیجئے؟

جواب《۱۰۵》 اسمائے عاملہ کی گیارہ قسمیں ہیں (۱) اسمائے شرطیہ بمعنی إِنْ (۲) اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی (۳) اسمائے افعال امر حاضر (۴) اسم فاعل (۵) اسم مفعول (۶) صفت مشبہ (۷) اسم تفضیل (۸) مصدر (۹) اسم مضاف (۱۰) اسم تام (۱۱) اسم کنایہ

اسمائے شرطیہ بمعنی إن: وہ اسمائے عاملہ ہیں جو "إِنْ" کی طرح دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں، اور فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں ترکیب میں پہلے جملہ کو شرط اور دوسرے جملہ کو جزا کہتے ہیں

سوال《۱۰۶》 اسمائے شرطیہ بمعنی إِن کتنے ہیں؟ اور کیا کیا ہیں نیز اسمائے شرطیہ بمعنی إن میں سے مَنْ، مَا، أَيْنَ، مَتٰى کی مثال دیجئے؟

جواب《۱۰۶》 اسمائے شرطیہ بمعنی إن نو ہیں اور وہ یہ ہیں مَنْ، مَا، أَيْنَ، مَتٰى، أَيٌّ، أَنّٰى، إِذْمَا، حَيْثُمَا، مَهْمَا

مَنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ (جس کو تو مارے گا میں بھی ماروں گا)

مَا تَفْعَلْ أَفْعَلْ (جو تو کریگا میں بھی کروں گا)

أَيْنَ تَجْلِسْ أَجْلِسْ (جہاں تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا)

مَتٰى تَقُمْ أَقُمْ (جب تو کھڑا ہوگا میں بھی کھڑا ہوں گا)

سوال《۱۰۷》 اسم فاعل کی تعریف اور عمل بیان کیجئے؟

جواب《۱۰۷》 اسم فاعل: وہ اسم ہے جو مصدر معروف سے نکلا ہو اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنی مصدری بطور حدوث یعنی (تینوں زمانوں میں سے ایک زمانہ میں) قائم ہو، جیسے: ضَارِبٌ (مارنے والا)

اسم فاعل فعل معروف کا عمل کرتا ہے یعنی فعل متعدی ہونے کی صورت میں فاعل کو رفع اور آٹھ اسموں (۱) مفعول بہ (۲) مفعول مطلق (۳) مفعول فیہ (۴) مفعول لہ (۵) مفعول معہ (۶) حال (۷) تمیز (۸) ممیز کو نصب دیتا ہے بشرطیکہ اس سے پہلے کوئی لفظ ہو جس پر وہ اعتماد کئے ہوئے ہو۔

سوال《۱۰۸》 اسم فاعل کے عمل کیلئے اس سے پہلے جن چھ الفاظ کا ہونا ضروری ہے انکو مع مثال شمار کرائیے؟

جواب《۱۰۸》 (۱) وہ لفظ یا تو مبتدا ہوگا لازم میں، جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ أَبُوْهُ اور متعدی میں، جیسے: زَيْدٌ ضَارِبٌ أَبُوْهُ عَمْرًا

(۲) یا موصوف ہوگا، جیسے: مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ أَبُوْهُ بَكْرًا

(۳) یا اسم موصول ہوگا، جیسے: جَاءَنِي الْقَائِمُ أَبُوْهُ

(۴) یا ذوالحال ہوگا، جیسے: جَاءَنِی زَیْدٌ رَاکِبًا غُلَامُہٗ فَرَسًا
(۵) یا ہمزہ استفہام ہوگا، جیسے: أَضَارِبٌ زَیْدٌ عَمْرًا
(۶) یا حرف نفی ہوگا، جیسے: مَا قَائِمٌ زَیْدٌ

سوال《۱۰۹》اسم مفعول کی تعریف اور عمل بیان کیجئے؟

جواب《۱۰۹》 اسم مفعول: وہ اسم ہے جو مصدر مجہول سے نکلا ہو اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوا ہو، جیسے: مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا)
اسم مفعول فعل مجہول کا عمل کرتا ہے یعنی نائب فاعل کو رفع اور سات اسموں مفول مطلق مفعول فیہ مفعول لہ مفعول معہ حال تمیز اور مستثنیٰ کو نصب دیتا ہے

سوال《۱۱۰》اسم مفعول سے پہلے عمل کرنے کیلئے جن پانچ الفاظ کا ہونا ضروری ہے ان کو مثالوں کے ساتھ پیش کیجئے؟

جواب《۱۱۰》 وہ لفظ یا تو مبتدا ہو یا موصوف ہو یا ذوالحال ہو یا ہمزہ استفہام اور حرف نفی میں سے کوئی ایک ہو جس پر وہ اعتماد کئے ہوئے ہو، جیسے: زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ اَبُوْہُ (زید کا باپ مارا ہوا ہے) عَمْرٌو مُعْطیٰ غُلَامُہٗ دِرْھَمًا (عمرو کے غلام کو درہم دیا ہوا ہے) بَکْرٌ مَعْلُوْمٌ اِبْنُہٗ فَاضِلًا (بکر کا لڑکا فاضل جانا ہوا ہے) خَالِدٌ مُخْبَرٌ اِبْنُہٗ عَمْرًا فَاضِلًا (خالد کے لڑکے کو یہ خبر دی گئی کہ عمرو فاضل ہے)

سوال《۱۱۱》صفت مشبہ کی تعریف کیجئے؟ نیز صفت مشبہ کا عمل بیان کیجئے اور صفت مشبہ کے عمل کی شرائط بیان کیجئے؟

جواب《۱۱۱》 صفت مشبہ: وہ اسم ہے جو مصدر لازم سے نکلے اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنی مصدری بطور ثبوت (یعنی تینوں زمانوں سے قطع نظر) قائم ہوں، جیسے: حَسَنٌ (خوبصورت)
صفت مشبہ اپنے فاعل کا عمل کرتا ہے یعنی فاعل کو رفع اور مشابہ بالمفعول مفعول مطلق مفعول فیہ مفعول لہ حال اور تمیز کو نصب دیتا ہے
صفت مشبہ کے عمل کی شرائط یہ ہیں اس سے پہلے الف لام بمعنی اَلَّذِیْ کے علاوہ پانچ لفظوں مبتدا موصوف ذوالحال ہمزہ استفہام اور حرف نفی میں سے کوئی ایک ہو جس پر وہ اعتماد کئے ہو، جیسے: زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُہٗ (زید کا غلام خوبصورت ہے)

سوال《۱۱۲》اسم تفضیل کی تعریف او عمل بتلائیں؟

جواب《۱۱۲》 اسم تفضیل وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلا ہو اور ایسی ذات پر دلالت کرے جسمیں معنی مصدری دوسرے کے مقابلہ میں زیادتی کے ساتھ پائے جائے، جیسے: أَضْرَبُ (زیادہ مارنے والا دوسرے کے مقابلہ میں)
اسم تفضیل اپنے فاعل کو رفع اور مفعول فیہ مفعول لہ حال اور تمیز کو نصب دیتا ہے

سوال《۱۱۳》اسم تفضیل کا استعمال کتنے طریقوں سے ہوسکتا ہے؟

جواب《۱۱۳》 اسم تفضیل کا استعمال تین طرح سے ہوتا ہے
(۱) مِن کے ساتھ جیسے زَیْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (زید عمرو سے افضل ہے) (۲) الف لام کے ساتھ جیسے: جَاءَنِیْ زَیْدُ نِ الْأَفْضَلُ (

(میرے پاس زید آیا جو سب سے افضل ہے) (۳) اضافت کے ساتھ جیسے: زَيْدٌ أَفْضَلُ الْقَوْمِ (زید قوم میں سب سے افضل ہے)

سوال (۱۱۴) مصدر کی تعریف کیجئے اور ساتھ ساتھ عمل بھی بتلائیں؟

جواب (۱۱۴) مصدر وہ اسم ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو غیر کے ساتھ قائم ہو اور اس سے افعال وغیرہ نکلتے ہوں جیسے ضَرْبٌ (مارنا) مصدر اپنے فعل جیسا عمل کرتا ہے بشرطیکہ مفعول مطلق نہ ہو، جیسے: أَعْجَبَنِيْ ضَرْبُ زَيْدٍ عَمْرًا (مجھے تعجب میں ڈال دیا زید کے عمرو کو مارنے نے)

سوال (۱۱۵) اسم مضاف کا تعارف کرائیے اور کیا مضاف الیہ سے پہلے حرف جر مقدر ہوتا ہے؟

جواب (۱۱۵) اسم مضاف مضاف الیہ کو جر دیتا ہے، جیسے: جَاءَنِيْ غُلَامُ زَيْدٍ (میرے پاس زید کا غلام آیا)

جی ہاں مضاف الیہ سے پہلے لام حرف جر مقدر ہوتا ہے اس لئے کہ اسکی تقدیری عبارت غُلَامُ لِزَيْدٍ ہے۔

سوال (۱۱۶) اسم تام کی تعریف کیجئے اور اسکا عمل بتلائیں اسم کتنی چیزوں سے تام ہوتا ہے ان کو مع مثال شمار کرائیے؟

جواب (۱۱۶) اسم تام وہ اسم ہے جس کے آخر میں کوئی ایسی چیز ہو جس کے ہوتے ہوئے اس کی اضافت دوسرے کی طرف جائز نہ ہو جیسے: عِنْدِيْ رِطْلٌ زَيْتًا میں رِطْلٌ (میرے پاس ایک رطل زیتون کا تیل ہے)

اسم تام تمیز کو نصب دیتا ہے

اسم چھ چیزوں سے تام ہوتا ہے

(۱) تنوین لفظی سے، جیسے: مَا فِي السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا میں رَاحَةٍ (آسماں میں ایک ہتھیلی کے برابر بھی بادل نہیں ہے)

(۲) تنوین تقدیری سے، جیسے: عِنْدِيْ أَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا میں أَحَدَ عَشَرَ کا دوسرا جز (میرے پاس گیارہ مرد ہیں)

(۳) نون تثنیہ سے، جیسے: عِنْدِيْ قَفِيْزَانِ بُرًّا میں قَفِيْزَانِ (میرے پاس دو قفیز گیہوں ہیں)

(۴) نون جمع سے، جیسے: هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِيْنَ أَعْمَالًا میں أَلْأَخْسَرِيْنَ (کیا ہم تمہیں ان لوگوں کے بارے میں بتائیں جو زیادہ خسارہ میں ہیں اعمال کے اعتبار سے)

(۵) مشابہ نون جمع سے، جیسے: عِنْدِيْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا میں عِشْرُوْنَ (میرے پاس بیس درھم ہیں)

(۶) اضافت سے، جیسے: عِنْدِيْ مِلْؤُهُ عَسَلًا میں مِلْؤُهُ (میرے پاس برتن بھر شہد ہے)

سوال (۱۱۷) اسمائے کنایہ از عدد کی تعریف کیجئے اور اسمائے کنایہ از عدد کسے کہتے ہیں اور کم کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب (۱۱۷) اسمائے کنایہ از عدد: وہ اسماء ہے جو مبہم عدد پر دلالت کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں، اور وہ دو ہیں (۱) کم (۲) کذا کم کی دو قسمیں ہیں (۱) کم استفہامیہ (۲) کم خبریہ

سوال (۱۱۸) کم استفہامیہ اور خبریہ کی تعریف اور عمل بیان کریں؟

جواب (۱۱۸) کم استفہامیہ وہ کم ہے جس کے ذریعہ کسی شئی کی تعداد کے متعلق سوال کیا جائے

کم استفہامیہ تمیز کو نصب دیتا ہے، جیسے : كَمْ رَجُلًا عِنْدَكَ

کم خبریہ: وہ کم ہے جس کے ذریعہ مبہم طور پر کسی شیٔ کی کثرت تعداد کی خبر دیجائے

کم خبریہ تمیز کو دیتا ہے جیسے كَمْ مَالٍ أَنْفَقْتُ اور کبھی کم خبریہ کی تمیز پر من جارہ آجاتا ہے، جیسے: اللہ تعالیٰ کا اشارہ ہے كَمْ مِنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ (آسمانوں میں بہت سے فرشتے ہیں)

سوال ﴿۱۱۹﴾ عامل معنوی کی تعریف اور اقسام بیان کرو؟ نیز ابتداء کا مطلب بیان کرو اور اسکا عمل پیش کریں؟

جواب ﴿۱۱۹﴾ عامل معنوی: وہ عامل ہے جو لفظا یا تقدیرا کلام میں موجود نہ ہو عامل معنوی دو قسمیں ہیں (۱) ابتداء (۲) فعل مضارع کا عامل ناصب وجازم سے خالی ہونا۔

ابتداء یعنی اسم کا عوامل لفظیہ سے خالی ہونا

ابتداء مبتدا اور خبر کو رفع دیتا ہے، جیسے :زَيْدٌ قَائِمٌ (زید کھڑا ہے)

سوال ﴿۱۲۰﴾ مبتدا کا عامل معنوی ہے کیا اس میں کوئی مذھب بھی ہے؟ نیز مبتدا اور خبر کی تعریف کیجئے؟

جواب ﴿۱۲۰﴾ یہاں دو مذھب ہیں (۱) مبتدا میں ابتدا عامل ہے اور خبر میں مبتدا عامل ہے (۲) مبتدا اور خبر میں سے ہر ایک دوسرے میں عامل ہیں

مبتدا: وہ اسم ہے جو عامل لفظی سے خالی ہو اور مسند الیہ ہو، جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ میں زَيْدٌ

خبر: وہ اسم ہے جو عامل لفظی سے خالی ہو اور مسند ہو، جیسے :زَيْدٌ قَائِمٌ میں قَائِمٌ۔

سوال ﴿۱۲۱﴾ تابع اور متبوع کی تعریف کیجئے؟ اور تابع کی اقسام شمار کرائیں؟

جواب ﴿۱۲۱﴾ تابع ہر ایسا دوسرا لفظ ہے جو اپنے سے پہلے لفظ کے ایک ہی وجہ سے اعراب میں موافق ہو

متبوع: وہ لفظ ہے کہ اعرب میں تابع جس کے موافق ہو

تابع کی پانچ قسمیں ہیں (۱) صفت (۲) تاکید (۳) بدل (۴) عطف بحرف (۵) عطف بیان۔

سوال ﴿۱۲۲﴾ صفت کی تعریف کیجئے نیز یہ بھی بتائیے کہ جب تابع بشکل صفت ہو تو متبوع اور تابع کو ترکیب میں کیا کہیں گے؟ صفت کی کتنی قسمیں ہیں اور کیا کیا ہے؟

جواب ﴿۱۲۲﴾ صفت ایسا تابع ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو متبوع یعنی صفت میں ہو،

ترکیب میں متبوع کو موصوف اور تابع کو صفت کہتے ہیں

صفت کو دو قسمیں ہیں (۱) صفت بحال موصوف (۲) صفت بحال متعلق موصوف

سوال ﴿۱۲۳﴾ صفت بحال موصوف کسے کہتے ہیں؟ صفت بحال موصوف کا کتنی چیزوں میں موصوف کے مطابق ہونا ضروری

ہے؟ کیا صفت بحال موصوف بیک وقت دس چیزوں میں اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے؟

جواب ﴿۱۲۳﴾ صفت بحال موصوف: ایسا تابع ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو متبوع یعنی موصوف میں ہو، جیسے: جَاءَنِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ میں عَالِمٌ (میرے پاس ایک عالم مرد آیا)

صفت بحال موصوف کا دس چیزوں یعنی تعریف وتنکیر تذکیر وتانیث افراد تثنیہ جمع رفع نصب اور جر میں موصوف کے مطابق ہونا ضروری ہے

صفت بحال موصوف کی موصوف کے ساتھ مذکورہ دس چیزوں میں سے بیک وقت چار چیزوں میں مطابقت پائی جانی ضروری ہے، جیسے: عِنْدِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ ،وَرَجُلَانِ عَالِمَانِ ،وَرِجَالٌ عَالِمُوْنَ ،وَاِمْرَاَةٌ عَالِمَةٌ ،وَاِمْرَأَتَانِ عَالِمَتَانِ ،وَنِسْوَةٌ عَالِمَاتٌ ۔

سوال ﴿۱۲۴﴾ صفت بحال متعلق موصوف کی تعریف کیجئے؟ صفت بحال متعلق موصوف کا کتنی چیزوں میں اپنے موصوف کے مطابق ہونا ضروری ہے؟ اور بیک وقت کتنی چیزوں میں مطابقت ضروری ہے۔

جواب ﴿۱۲۴﴾ صفت بحال متعلق موصوف: وہ صفت ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو موصوف کے متعلق میں ہو، جیسے: جَاءَنِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ اَبُوْهُ (میرے پاس ایک ایسا شخص آیا جس کا باپ عالم ہے)

صفت بحال متعلق موصوف کا پانچ چیزوں یعنی تعریف وتنکیر رفع نصب اور جر میں اپنے موصوف کے مطابق ہونا ضروری ہے۔

اور بیک وقت دو چیزوں میں مطابقت ضروری ہے، جیسے: جَاءَنِيْ رَجُلٌ اَبُوْهُ عَالِمٌ (میرے پاس ایک ایسا شخص آیا جس کا باپ عالم ہے)

سوال ﴿۱۲۵﴾ کیا جملہ خبریہ صفت واقع ہو سکتی ہے؟

جواب ﴿۱۲۵﴾ جملہ خبریہ کو نکرہ کی صفت بنایا جا سکتا ہے اور جملہ میں نکرہ کی طرف لوٹنے والی ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے، جیسے: جاءنی رَجُلٌ اَبُوْهُ عَالِمٌ میں اَبُوْهُ عَالِمٌ (میرے پاس ایک شخص آیا جس کا باپ عالم ہے)

سوال ﴿۱۲۶﴾ تاکید کی تعریف کیجئے؟ نسبت سے شمول حکم میں سے شک کو دور کرنے کی مثال دیجئے؟

جواب ﴿۱۲۶﴾ تاکید: ایسا تابع ہے جو نسبت یا شمول حکم میں متبوع کے حال کو ثابت کر دے تاکہ سننے والے کو کوئی شک نہ رہے

نسبت کی مثال، جیسے: جَاءَنِيْ زَيْدٌ نَفْسُهُ (میرے پاس زید خود آیا) اس مثال میں آنے کی نسبت جو زید کی طرف ہو رہی ہے اس میں احتمال تھا کہ زید خود نہ آیا ہو بلکہ اس کا قاصد آیا ہو: نَفْسُهُ: نے آکر اس احتمال کو ختم کر دیا

شمول حکم کی مثال، جیسے: جَاءَنِيْ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ (میرے پاس پوری ہی قوم آئی) اس مثال میں آنے حکم جو قوم پر لگایا جا رہا ہے اس میں شک تھا کہ آنے کا حکم قوم کے تمام افراد کو شامل ہے یا بعض افراد کو: كُلُّهُمْ: نے آکر اس شک کو ختم کر دیا

سوال ﴿۱۲۷﴾ اگر تابع بشکل تاکید ہو تو ترکیب میں متبوع اور تابع کا کیا نام ہوگا؟ نیز تاکید کی کتنی قسمیں ہیں ہر ایک کی تعریف بیان کیجئے؟

جواب ﴿۱۲۷﴾ ترکیب میں متبوع کو مؤکد اور تابع کو تاکید کہتے ہیں

تاکید کی دو قسمیں ہیں (۱) تاکید لفظی (۲) تاکید معنوی

تاکید لفظی: وہ تاکید ہے جس میں لفظ اول یعنی مؤکد کو مکرر لایا جائے، جیسے: زَیْدٌ زَیْدٌ قَائِمٌ (زید ہی کھڑا ہے)

تاکید معنوی: وہ تاکید ہے جس میں نئے مخصوص الفاظ کے ساتھ تاکید لائی جائے وہ مخصوص الفاظ یہ ہیں نَفْسٌ، عَیْنٌ، کِلَا، کِلْتَا، کُلٌّ، أَجْمَعُ، أَکْتَعُ، أَبْتَعُ، اور أَبْصَعُ۔

سوال (۱۲۸) نَفْسٌ اور عَیْنٌ واحد تثنیہ اور جمع میں سے کس کی تاکید کیلئے استعمال ہوتے ہیں؟ کِلَا اور کِلْتَا سے کس کی تاکید لائی جاتی ہے؟

جواب (۱۲۸) تاکید معنوی کے مخصوص الفاظ میں سے نَفْسٌ اور عَیْنٌ واحد تثنیہ اور جمع تینوں کی تاکید کے لئے استعمال ہوتے ہیں مؤکد کے مطابق صیغوں اور ضمیروں کی تبدیلی کے ساتھ، جیسے: جَاءَنِیْ زَیْدٌ نَفْسُهُ الزَّیْدَانِ أَنْفُسُهُمَا الزَّیْدُوْنَ أَنْفُسُهُمْ جَاءَنِیْ زَیْدٌ عَیْنُهُ الخ

کلا تثنیہ مذکر اور کلتا تثنیہ مؤنث کی تاکید کے لئے استعمال ہوتے ہیں جیسے جَاءَ الرَّجُلَانِ کِلَاهُمَا وَجَائَتِ الْمَرْأَتَانِ کِلْتَاهُمَا دونوں عورتیں آئیں۔

سوال (۱۲۹) تاکید معنوی کے وہ الفاظ بتلاؤ کہ جن کو بطور تاکید تنہا استعمال نہیں کیا جاسکتا ہے بلکہ کسی خاص لفظ کے ساتھ ان کو استعمال کیا جاتا ہے؟

جواب (۱۲۹) وہ الفاظ اکتع ابتع اور ابصع ہے یہ اجمع کے تابع ہوتے ہیں لہذا اجمع کے بغیر ان کو استعمال کرنا اور اجمع پر ان کو مقدم کرنا جائز نہیں ہوگا

سوال (۱۳۰) بدل کی تعریف کیجئے؟ اور بدل کی کتنی قسمیں ہیں ہر ایک کی تعریف مع مثال بیان کیجئے؟

جواب (۱۳۰) بدل: ایسا تابع ہے جو نسبت سے خود مقصود ہو۔ بدل کو مبدل منہ کہتے ہیں

بدل کی چار قسمیں ہیں (۱) بدل الکل (۲) بدل البعض (۳) بدل الاشتمال (۴) بدل الغلط

بدل الکل: وہ بدل ہے جس کا مدلول وہی ہو جو مبدل منہ کا مدلول ہے، جیسے: جَاءَنِیْ زَیْدٌ أَخُوْكَ (میرے پاس زید یعنی تیرا بھائی آیا)

بدل البعض: وہ بدل ہے جس کا مدلول مبدل منہ کا جزء ہو، جیسے: ضُرِبَ زَیْدٌ رَأْسُهُ (مارا گیا زید یعنی اسکا سر)

بدل الاشتمال: وہ بدل ہے جس کا مدلول مبدل منہ کا متعلق ہو، جیسے: سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُهُ (چھینا گیا زید یعنی اسکا کپڑا)

بدل الغلط: وہ بدل ہے جو غلطی کے بعد کسی دوسرے لفظ سے ذکر کیا جائے، جیسے: مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حِمَارٍ (میں گزرا ایک مرد کے پاس نہیں بلکہ گدھے کے پاس سے۔

سوال (۱۳۱) عطف بحرف کی تعریف کرو؟ اور حروف عطف کتنے ہیں اگر تابع بشکل معطوف ہو تو ترکیب میں تابع اور متبوع کا کیا نام ہوگا؟

جواب ﴿۱۳۱﴾ عطف بحرف ایسا تابع ہے جو حرف عطف کے بعد ہو اور نسبت سے اپنے متبوع کے ساتھ مقصود ہو، جیسے: جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَعَمْرٌو (میرے پاس زید اور عمرو آئے)

حروف عطف دس ہیں واؤ، فاء، ثُمَّ، حتی، إِمَّا، أو، أم، بل، اور لکن لا اور اسکو عطف نسق بھی کہتے ہیں

عطف بحرف میں متبوع کو معطوف علیہ اور تابع کو معطوف کہتے ہیں۔

سوال ﴿۱۳۲﴾ **عطف بیان کی تعریف کیجئے؟ اگر تابع بشکل عطف بیان ہو تو ترکیب میں متبوع اور تابع کو کیا کہا جائے گا؟**

جواب ﴿۱۳۲﴾ عطف بیان: ایسا تابع ہے جو صفت کے علاوہ ہو اور اپنے متبوع کی وضاحت کرے جیسے أَقْسَمَ بِاللهِ أَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ (قسم کھائی اللہ کی ابو حفص عمر نے) جب کہ علم زیادہ مشہور ہو اور جیسے: جَاءَنِیْ زَیْدٌ أَبُوْ عَمْرٍو (میرے پاس زید ابو عمرو آیا) جب کہ کنیت سے زیادہ مشہور ہو

عطف بیان کے متبوع کو مبین یا معطوف علیہ کہتے ہیں اور تابع کو بیان یا معطوف کہتے ہیں۔

سوال ﴿۱۳۳﴾ **اسم متمکن کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی تعریف کیجئے؟ نیز اسباب منع صرف کتنے ہیں ان کو شمار کرائیں؟**

جواب ﴿۱۳۳﴾ اسم متمکن کی دو قسمیں ہیں (۱) منصرف (۲) غیر منصرف

منصرف: وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب یا ایسا ایک سبب جو دو سببوں کے قائم مقام ہو نہ پایا جائے جیسے: زَیْدٌ

غیر منصرف: وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب یا ایسا ایک سبب پایا جائے جو دو سببوں کے قائم مقام ہو جیسے: عُمَرُ اور مَسَاجِدُ

اسباب منع صرف نو ہیں: عدل، وصف، تانیث، معرفہ، عجمہ، جمع، ترکیب، وزن فعل، اور الف و نون زائدتان۔

سوال ﴿۱۳۴﴾ **حروف غیر عاملہ کی تعریف کیجئے؟ حروف غیر عاملہ کی کتنی قسمیں ہیں ایک سانس میں شمار کرائیے؟**

جواب ﴿۱۳۴﴾ حروف غیر عاملہ: وہ حروف ہیں جو عمل نہیں کرتے ہیں۔

حروف غیر عاملہ کی سولہ قسمیں ہیں (۱) حروف تنبیہ (۲) حروف ایجاب (۳) حروف تفسیر (۴) حروف مصدر (۵) حروف تحضیض (۶) حروف توقع (۷) حروف استفہام (۸) حرف ردع (۹) تنوین (۱۰) نون تاکید (۱۱) حروف زیادت (۱۲) حروف شرط (۱۳) لولا (۱۴) لام مفتوحہ (۱۵) ما بمعنی مادام (۱۶) حروف عطف

سوال ﴿۱۳۵﴾ **حروف تنبیہ کی تعریف کیجئے؟ اور انکو شمار کرائیے اور حروف ایجاب کسے کہتے ہیں؟**

جواب ﴿۱۳۵﴾ حروف تنبیہ: وہ حروف ہیں جو مخاطب سے غفلت کو دور کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں جیسے: أَلَا بِذِکْرِ اللهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (آگاہ رہو اللہ کے ذکر سے ہی دل مطمئن ہوتے ہیں)

حروف تنبیہ تین ہیں أَلَا، أَمَا، هَا

حروف ایجاب: وہ حروف غیر عاملہ ہیں جو کلام سابق کو ثابت کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہیں، جیسے: هَلْ قَامَ زَيْدٌ کے میں کہا جائے نِعَمْ (جی ہاں) حروف ایجاب چھ ہیں (۱) نِعَمْ (۲) بَلٰی (۳) أَجَلْ (۴) إِيْ (۵) جَيْرِ (۶) إِنَّ۔

سوال ﴿۱۳۶﴾ حروف تفسیر کی تعریف سناؤ اور ان کو شمار کراؤ؟ حروف مصدر کی تعریف اور ان کو شمار کراؤ مااور أَنَّ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں یا جملہ فعلیہ پر؟

جواب ﴿۱۳۶﴾ حروف تفسیر: وہ حروف غیر عاملہ ہیں جو کلام سابق سے پوشیدگی دور کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں، جیسے: اللہ تعالی کا ارشاد ہے نَادَيْنَاهُ أَنْ يَّاإِبْرَاهِيْمَ (ہم نے ان کو کو پکارا بایں الفاظ اے ابراھیم)

حروف تفسیر دو ہیں (۱) أَنْ (۲) أَيْ

حروف مصدر: وہ حروف غیر عاملہ ہیں جو جملے کو مصدر کے معنی میں کر دیں جیسے أَنْ تَصُوْمَ خَيْرٌ الَّكُمْ (روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے) یہ صِيَامُكُمْ خَيْرٌ الَّكُمْ کے معنی میں ہیں۔

حروف مصدر تین ہیں (۱) ما (۲) أَنْ (۳) أَنَّ

مااور أن جملہ فعلیہ پر داخل ہوتے ہیں اور اسکو مصدر کے معنی میں کر دیتے ہیں۔

سوال ﴿۱۳۷﴾ حروف تحضیض کی تعریف کیجئے اور ان کو شمار کرائیے اور حروف تحضیض کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب ﴿۱۳۷﴾ حروف تحضیض: وہ حروف غیر عاملہ ہیں جو مخاطب کو سختی سے کسی کام پر آمادہ کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں۔

حروف تحضیض چار ہیں (۱) أَلَّا (۲) هَلَّا (۳) لَوْلَا (۴) لَوْمَا

حروف تحضیض کا دوسرا نام تندیم ہے۔

سوال ﴿۱۳۸﴾ حروف توقع کی تعریف سنائیے اور توقع کے لئے کون سا لفظ استعمال ہوگا اور حرف قد کس معنی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے؟

جواب ﴿۱۳۸﴾ حرف توقع: وہ حرف غیر عاملہ ہے جس کے ذریعہ ایسی چیز کی خبر دی جائے جس کے قریب میں واقع ہونے کی مخاطب کو امید ہو، جیسے: قَدْ جَاءَ زَيْدٌ (زید آگیا ہے) حرف توقع قد ہے

حرف توقع ماضی میں تحقیق اور ماضی کو حال سے قریب کرنے کے لئے آتا ہے جیسے قَدْ جَاءَ زَيْدٌ اور مضارع میں تقلیل کیلئے آتا ہے، جیسے: قَدْ يَصْدُقُ الْكَذُوْبُ (کبھی جھوٹا بھی سچ بول دیتا ہے)

سوال ﴿۱۳۹﴾ حروف استفہام کی تعریف کرو اور ان کو شمار کراؤ اور حرف ردع کی تعریف کیجئے اور ان کو شمار کرائیے؟

جواب ﴿۱۳۹﴾ حروف استفہام: وہ حروف غیر عاملہ ہیں جو سوال کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں، جیسے: هَلْ جَاءَ زَيْدٌ؟ (کیا زید آگیا؟)

سوال ﴿۱۴۰﴾ حروف ردع کی تعریف بتاؤ اور انکی تعیین بھی کرو؟

جواب ﴿۱۴۰﴾ حرف ردع: وہ حروف غیر عاملہ ہے جو مخاطب کو ڈانٹنے کے لئے یا کسی کام سے باز رکھنے کیلئے وضع کئے گئے ہوں جیسے:

کَلَّا (ہرگز نہیں)

اِضْرِبْ زَيْدًا کے جواب میں حرف ردع کَلَّا ہے روکنے کے معنیٰ میں۔

سوال ﴿۱۴۱﴾ تنوین کسے کہتے ہیں اور تنوین کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب ﴿۱۴۱﴾ تنوین: وہ نون ساکن ہے جو کلمے کے آخری حرف کی حرکت کے تابع ہو اور فعل کی تاکید کیلئے نہ ہو، جیسے: زَيْدٌ، رَجُلٌ تنوین کی پانچ قسمیں ہیں (۱) تنوین تمکن (۲) تنوین تنکیر (۳) تنوین عوض (۴) تنوین مقابلہ (۵) تنوین ترنم۔

سوال ﴿۱۴۲﴾ تنوین تمکن اور تنوین عوض کی تعریف بیان کیجئے؟

جواب ﴿۱۴۲﴾ تنوین تمکن: وہ تنوین ہے جو اسم کے منصرف ہونے پر دلالت کرے، جیسے: زَيْدٌ، رَجُلٌ

تنوین عوض: وہ تنوین ہے جو مضاف الیہ کو حذف کرنے کے بعد مضاف پر مضاف الیہ کے بدلے میں لائی جائے، جیسے: يَوْمَئِذٍ یا حرف کو حذف کرنے کے بعد حرف کے بدلے میں لائی جائے، جیسے: جَوَارٍ، دواعٍ اسکی اصل جَوَارِيُ اور دَوَاعِيُ ہے۔

سوال ﴿۱۴۳﴾ تنوین تنکیر، تنوین مقابلہ اور تنوین ترنم کسے کہتے ہیں؟

جواب ﴿۱۴۳﴾ تنوین تنکیر: وہ تنوین ہے جو اسم کے نکرہ ہونے پر دلالت کرے، جیسے: صَهٍ بمعنی أُسْكُتْ سُكُوْتًا مَا فِي وَقْتٍ مَّا (کسی وقت خاموش رہ) اور صَهْ بغیر تنوین کے معنیٰ میں ہیں أُسْكُتِ السُّكُوْتَ الْآنَ (ابھی خاموش رہ) یہ تنوین صرف اسمائے اصوات اور اسمائے افعال پر آتی ہے

تنوین مقابلہ: وہ تنوین ہے جو جمع مؤنث سالم میں جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلہ میں لائی جائے، جیسے: مُسْلِمَاتٌ

تنوین ترنم: وہ تنوین ہے جو اشعار اور مصرعوں کے آخر میں حسن اور خوبصورتی پیدا کرنے کیلئے لائی جائے، جیسے

أَقِلِّي اللَّوْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَنْ ... وَقُوْلِيْ إِنْ أَصَبْتُ لَقَدْ أَصَابَنْ

اے ملامت کرنے والی عورت ملامت اور عتاب کم کر، اور تو کہہ اگر میں صحیح کام کروں کہ اس نے صحیح کیا

سوال ﴿۱۴۴﴾ تنوین تمکن، تنوین تنکیر، تنوین عوض تنوین مقابلہ اور ترنم اسم پر آتی ہیں یا فعل پر؟

جواب ﴿۱۴۴﴾ تنوین ترنم اسم فعل حرف تینوں پر آتی ہے جبکہ پہلی چاروں تنوین یعنی تنوین تمکن تنوین تنکیر تنوین عوض اور تنوین مقابلہ صرف اسم پر آتی ہیں فعل حرف پر نہیں آتی ہے۔

سوال ﴿۱۴۵﴾ نون تاکید کی تعریف کیجئے اور حروف زیادت کسے کہتے ہیں ان کو شمار کرائیے؟

جواب ﴿۱۴۵﴾ نون تاکید: وہ غیر عامل نون مشدد ہے اور نون ساکن ہے جو فعل مضارع امر اور نہی کے آخر میں تاکید یعنی قوت پیدا کرنے کیلئے آتا ہے، جیسے: إِضْرِبَنَّ اور إِضْرِبَنْ

حروف زیادت: وہ حروف غیر عاملہ ہیں جن کے حذف کر دینے سے اصل معنیٰ میں کوئی خرابی پیدا نہ ہو یہ آٹھ حروف ہیں إِنْ، مَا، أَنْ لَا، مِنْ

،کاف،باء،لام۔

سوال ﴿۱۴۶﴾ حروف شرط کی تعریف کیجئے اور حروف شرط کتنے ہیں نیز اِمَّا کس معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے اور اسکے لئے کیا ضروری ہے اور لوکس پر داخل ہوتا ہے اور کیا کام کرتا ہے؟

جواب ﴿۱۴۶﴾ حروف شرط وہ حروف غیر عاملہ ہیں جو دو جملوں پر داخل ہو کر پہلے جملہ کے شرط اور دوسرے جملے کے جزاء ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ اور یہ دو ہیں أما اور لو۔ اما، تفصیل کے لئے آتا ہے اور اسکے جواب میں فاء لانا ضروری ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ وَ أَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ،(ان میں سے کچھ لوگ بد بخت ہیں اور کچھ نیک بخت جو بد بخت ہیں وہ جہنم میں جائیں گے اور جو نیک بخت ہیں وہ جنت میں جائیں گے)

لو دو جملے فعلیہ پر داخل ہوتا ہے اور پہلے جملہ کی نفی کی وجہ سے دوسرے جملہ کی نفی کرتا ہے جیسے لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللهُ لَفَسَدَتَا (اگر آسمان اور زمین میں اللہ تعالی کے علاوہ اور معبود ہوتے تو دونوں میں فساد برپا ہو جاتا)

سوال ﴿۱۴۷﴾ لَوْلَا امتناعیہ کس پر داخل ہوتا ہے اور کیا عمل کرتا ہے نیز ساتھ ساتھ لام مفتوحہ کا کام بتائیے؟

جواب ﴿۱۴۷﴾ لولا امتناعیہ: وہ حرف غیر عامل ہے جو دو جملوں پر داخل ہوتا ہے اور پہلے جملے کے پائے جانے کی وجہ سے دوسرے جملہ کی نفی کرتا ہے، جیسے :لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرٌ و (اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا)

لام مفتوحہ: وہ حرف غیر عامل ہے جو اپنے بعد والے فعل یا اسم میں تاکید کے معنی پیدا کرنے کیلئے آتا ہے، جیسے :لَزَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عُمَرٍ و (واقعی زید عمرو سے افضل ہے)۔

سوال ﴿۱۴۸﴾ ما بمعنی مادام کا عمل بتلائیے اور حروف عطف کی تعریف کر کے ان کو شمار کرائیے؟

جواب ﴿۱۴۸﴾ ما بمعنی مادام: وہ ما مصدریہ ہے جو اپنے بعد والے فعل کو مصدر کے معنی میں کر دے اور اس سے پہلے مدت یا وقت وغیرہ مضاف محذوف ہو، جیسے :أَقُوْمُ مَا جَلَسَ الْأَمِيْرُ (میں کھڑا رہوں گا جب تک امیر بیٹھے رہیں گے) اس کی اصل عبارت ہوگی أَقُوْمُ مُدَّةَ جُلُوْسِ الْأَمِيْرِ۔

حروف عطف: وہ حروف غیر عاملہ ہیں جو مابعد کو ما قبل سے جوڑنے کیلئے وضع کئے گئے ہوں، جیسے :أَكْرَمَنِي زَيْدٌ وَعَمْرٌو (زید اور عمرو نے میرا اکرام کیا)

حروف عطف دس ہیں واؤ، فا، ثم، حتی، إما، أو، أم، لا، بل، اور لکن۔

سوال ﴿۱۴۹﴾ مستثنی کی تعریف کرتے ہوئے بتلائیے کہ مستثنی کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب ﴿۱۴۹﴾ مستثنی: وہ لفظ ہے جو کلمات استثناء إلا اور اسکے نظائر غَيْرَ سِوَى سَوَاءَ حَاشَا خَلَا عَدَا مَا خَلَا مَا عَدَا لَيْسَ اور لَا يَكُوْنُ کے بعد مذکور ہو تا کہ معلوم ہو جائے کہ جس چیز کی نسبت مستثنی کے ما قبل (یعنی مستثنی منہ) کی طرف کی گئی ہے اس کی نسبت مستثنی

کی طرف نہیں ہو رہی ہے مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں (۱) مستثنیٰ متصل (۲) مستثنیٰ منقطع۔

سوال ﴿۱۵۰﴾ مستثنیٰ متصل اور مستثنیٰ منقطع کی تعریف سنائیے؟

جواب ﴿۱۵۰﴾ مستثنیٰ متصل: وہ مستثنیٰ ہے جو مستثنیٰ منہ میں داخل ہو اور اس کو "إلا" یا اسکے نظائر کے ذریعہ متعدد سے نکالا گیا ہو، جیسے: جَاءَنِيَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا (میرے پاس قوم آئی سوائے زید کے) پس زید جو کہ قوم میں داخل تھا إلا کے ذریعہ اس کو آنے کے حکم سے خارج کر دیا۔

مستثنیٰ منقطع: وہ مستثنیٰ ہے منقطع ہے جو "إلا" یا اس کے نظائر کے بعد مذکور ہو اور اسکو متعدد سے نہ نکالا گیا ہو اس کے مستثنیٰ منہ میں داخل نہ ہونے کی وجہ سے جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا حِمَارًا (میرے پاس قوم آئی سوائے گدھے کے) اس لئے کہ گدھا قوم میں داخل نہیں تھا۔

سوال ﴿۱۵۱﴾ مستثنیٰ کے اعراب کی کتنی صورتیں ہیں؟ نیز وجوب نصب کی کتنی صورتیں ہیں ہر ایک کی وضاحت کیجئے؟

جواب ﴿۱۵۱﴾ مستثنیٰ کے اعراب کی چار صورتیں ہیں (۱) وجوب نصب (۲) دو صورتوں کا جواز نصب استثناء کی بنا پر اور ما قبل سے بدل (۳) عامل کے اعتبار سے اعراب: اگر عامل رافع ہو تو رفع عامل ناصب ہو تو نصب عامل جار ہو تو جر (۴) جر

وجوب نصب چار صورتوں میں ہوتا ہے۔

(۱) مستثنیٰ "إلا" کے بعد کلام موجب میں واقع ہو، جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا

(۲) کلام غیر موجب میں مستثنیٰ کو مستثنیٰ منہ پر مقدر کر دیا جائے، جیسے: جَاءَنِيْ إِلَّا زَيْدًا أَحَدٌ (میرے پاس کوئی نہیں آیا سوائے زید کے)

(۳) مستثنیٰ منقطع ہو، جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا حِمَارًا

(۴) مستثنیٰ خلا کے بعد واقع ہو اس صورت میں اکثر علماء کا مذہب کے مطابق مستثنیٰ منصوب ہوتا ہے۔ مَا خَلَا مَا عَدَا لَيْسَ اور لَا يَكُوْنُ کے بعد بھی ہمیشہ مستثنیٰ منصوب ہوتا ہے، جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ خَلَا زَيْدًا وَعَدَا زَيْدًا۔

سوال ﴿۱۵۲﴾ مستثنیٰ کے اعراب کی دوسری قسم کیا ہے وضاحت کریں؟

جواب ﴿۱۵۲﴾ مستثنیٰ کی دوسری قسم دو صورتوں کا جواز ہے نصب استثنا کی بنیاد پر اور ما قبل سے بدل یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ مستثنیٰ الا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ بھی مذکور ہو، جیسے: مَا جَاءَنِيْ أَحَدٌ إِلَّا زَيْدًا / وَإِلَّا زَيْدٌ

مستثنیٰ کی تیسری قسم عامل کے اعتبار سے اعراب ہے۔

یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ مستثنیٰ مفرغ ہو۔ مستثنیٰ مفرغ وہ مستثنیٰ ہے جو کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو، جیسے: مَا جَاءَنِيْ إِلَّا زَيْدٌ، مَا رَأَيْتُ إِلَّا زَيْدًا، مَا مَرَرْتُ إِلَّا بِزَيْدٍ۔

سوال ﴿۱۵۳﴾ کلام موجب اور کلام غیر موجب کی وضاحت کریں؟

جواب ﴿۱۵۳﴾ کلام موجب: وہ کلام ہے جس میں نفی نہی اور استفہام انکاری جو نفی کو شامل ہو نہ ہو

کلام غیر موجب: وہ کلام ہے جس میں نفی نہی یا استفہام انکاری ہو، جیسے: مَا ضَرَبَ زَیْدٌ۔

سوال ﴿۱۵۴﴾ مستثنیٰ پر جر کب آتا ہے؟

جواب ﴿۱۵۴﴾ اگر مستثنیٰ لفظ غَیْرَ، سِوٰی یا سِوَاءَ کے بعد واقع ہو تو مستثنیٰ مجرور ہوتا ہے اور حَاشَا کے بعد بھی اکثر علماء کے مذہب کے مطابق مستثنیٰ مجرور ہوتا ہے اور بعض حضرات نے نصب کو بھی جائز قرار دیا ہے، جیسے: جَاءَنِی الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ، وَسِوٰی زَیْدٍ، وَسِوَاءَ زَیْدٍ، وَحَاشَا زَیْدٍ (میرے پاس قوم آئی سوائے زید کے)۔

سوال ﴿۱۵۵﴾ لفظ غیر کا اعراب کیا ہوتا ہے اور غیر کے بعد واقع ہونے والے مستثنیٰ پر کیا اعراب آتا ہے

جواب ﴿۱۵۵﴾ لفظ غیر کا اعرب مستثنیٰ بالا کا اعراب ہوتا ہے یعنی إلا کی صورت میں مستثنیٰ کو جو اعراب ہے وہ لفظ غیر کو دیدیا جاتا ہے اور مستثنیٰ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے، جیسے: جَاءَنِی الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ غَیْرَ حِمَارٍ، مَا جَاءَنِی غَیْرُ زَیْدٍ، الْقَوْمُ مَا جَاءَنِی أَحَدٌ غَیْرُ زَیْدٍ مَا رَأَیْتُ غَیْرَ زَیْدٍ مَا مَرَرْتُ بِغَیْرِ زَیْدٍ۔

سوال ﴿۱۵۶﴾ لفظ غَیْرَ اور لفظ إِلَّا کے بارے میں بتائیے کہ ان کی وضع کس معنیٰ کے لئے ہوتی ہے اور انکا استعمال کہاں ہوتا ہے؟ اور إِلَّا کا استعمال صفت کے لئے کب ہوتا ہے؟

جواب ﴿۱۵۶﴾ لفظ غَیْرَ کو صفت کے لئے اور إِلَّا کو استثناء کے لئے وضع کیا گیا ہے لیکن کبھی کبھی غیر کو استثناء کے لئے اور إِلَّا کو صفت کے لئے استعمال کرلیا جاتا ہے۔

صفت کے لئے إِلَّا کا استعمال اس وقت ہوتا ہے جبکہ الا کا استثناء کے لئے ہونا متعذر ہو یہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ إِلَّا کا ماقبل مستثنیٰ منہ جمع ہو نکرہ ہو اور اسکے افراد متعین نہ ہوں: جیسے: لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللهُ لَفَسَدَتَا۔